

ان الفضل بيد يوتيده من يشاء ط عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا

47

جسٹریٹ ایل منبر ۸۳

The ALFAZL QADIAN

تارکاپتہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر علامہ منبری

فی پرچہ ۱۱

مؤرخہ ۱۹۲۸ء (پونجیم) مطابق ۱۳۴۸ھ

تاریخہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس القرآن الگست کی بجائے کو شروع ہوگا

المنبر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کے متعلق پہلے اعلانات میں یہ لکھا گیا ہے کہ درس ۸ اگست سے شروع ہوگا۔ لیکن چونکہ وہ اصحاب جو عدالتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس تاریخ تک قادیان نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے منبر نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ درس القرآن ۸ اگست کی بجائے ۷ اگست کو شروع ہوگا۔ احباب اچھی طرح اس بات کو سمجھ لیں۔ اور نوٹ کر لیں۔

درس انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈہ اللہ منصرہ العزیز دس پاروں کا ایک مہینہ میں دیں گے۔ اور سورہ یونس سے درس شروع ہوگا۔ احباب کو اس مبارک موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور کوئی احمدیہ جماعت ایسی نہ ہوتی چاہئے جہاں سے ایک دو اصحاب نہ آئیں۔ جو احباب پہلے دس پاروں کے درس میں شریک ہو چکے ہیں۔ انہیں تو ضروری آنا چاہئے۔ دوسرے فرقوں کے مسلمانوں سے کہ غیر مسلموں کو بھی لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ڈیہوڑی سے آمدہ اطلاعات منظر ہیں۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضل انبوی شیکہ سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین کی صحت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ آپ کے لئے دعا کرتے ہیں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈہ اللہ منصرہ العزیز کے حرم ثالث سیدہ سارہ بیگم صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی سے ادیب کا امتحان دوسرے نمبر پر پاس کیا ہے۔ اس کامیابی پر ہم تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ (مفصل آئندہ)

مولوی اللہ داتا صاحب جالندھری کا بچہ کئی روز سے بجا رخصت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نومبائے عین

بقیہ ماہ اپریل ۱۹۲۸ء

ماہ مئی ۱۹۲۸ء

ماہ جون ۱۹۲۸ء

۵۶۳ - فرزند علی صاحب بلاتی گجرات
 ۵۶۴ - حشمت علی خاں صاحب کرنال
 ۵۶۵ - خیر الدین احمد صاحب سیالکوٹ
 ۵۶۶ - دین محمد صاحب مریضہ گورداسپور
 ۵۶۷ - عبدالواحد صاحب گورداسپور
 ۵۶۸ - چک ۱۲۱ لائل پور

۵۶۸ - سارہ بیگم بنت حاکم صاحبہ جاندھڑ
 ۵۶۹ - غلام سردر صاحب طالب علم پشاور
 ۵۷۰ - عبدالنقی صاحب ولد میاں قادر بخش
 ۵۷۱ - سید محمد شفیع صاحب ضلع گورداسپور
 ۵۷۲ - خیر الدین صاحب نگہ فاضل کافر زور
 ۵۷۳ - دین محمد صاحب (جو دفعہ پوری)
 ۵۷۴ - برکت علی صاحب ہوشیار پور
 ۵۷۵ - عنایت اللہ صاحب ضلع خیر پور
 ۵۷۶ - میاں احمد بخش صاحب گھنٹ گھنٹا
 ۵۷۷ - میاں غلام محمد صاحب
 ۵۷۸ - کرامت اللہ صاحب ضلع شیخوپورہ
 ۵۷۹ - عنایت بیگم صاحبہ زوجہ احمد پور
 ۵۸۰ - رسول بخش صاحب ضلع سرگودھا
 ۵۸۱ - عطا محمد صاحب شیخ پور ضلع گجرات
 ۵۸۲ - چوہدری شرف الدین صاحب عادل گڑھ
 ۵۸۳ - علی محمد صاحب
 ۵۸۴ - عبدالحق صاحب (سابق مستری الہ آباد)
 ۵۸۵ - مبارک بیگم صاحبہ (سابق سندھی)
 ۵۸۶ - وزیر محمد صاحب (سابق ڈیرہ)
 ۵۸۷ - سلیمہ صاحبہ
 ۵۸۸ - محمد دین صاحب لدھیانہ ضلع سیالکوٹ
 ۵۸۹ - شریف حسین صاحب بل پانی گورداسپور
 ۵۹۰ - بلند صاحب لدھیانہ ضلع لاہور
 ۵۹۱ - ذاطمہ بنت لکھا
 ۵۹۲ - نور بانو صاحبہ بنت سمنڈ صاحبہ
 ۵۹۳ - رحمت صاحبہ
 ۵۹۴ - پسر سمنڈ صاحبہ فتحپور
 ۵۹۵ - صادق آفندی - حیفاشام
 ۵۹۶ - مصطفیٰ آفندی نجیب
 ۵۹۷ - رحمت اللہ صاحب سنگاپور
 ۵۹۸ - غلام احمد صاحب ناچھ
 ۵۹۹ - حسین بی بی صاحبہ اہلیہ نشی محمد علی صاحب ضلع شیخوپورہ

۵۰۹ - محمد یعقوب صاحب بھاگلپور
 ۵۱۰ - سائیں سوہن شاہ صاحبہ لاپتہ
 ۵۱۱ - سائیں عمر شاہ صاحب لاپتہ
 ۵۱۲ - سائیں بوڑھ شاہ صاحب لاپتہ
 ۵۱۳ - زوجہ سائیں سوہن شاہ صاحبہ
 ۵۱۴ - زوجہ سائیں عمر شاہ صاحبہ
 ۵۱۵ - زوجہ سائیں بوڑھ شاہ صاحبہ
 ۵۱۶ - بہادر خان صاحبہ دارموند گٹ شیخوپورہ
 ۵۱۷ - عبدالحکیم خاں صاحب گورداسپور
 ۵۱۸ - مصری خاں صاحب مقام سبھرا چورتا
 ۵۱۹ - تاج الدین صاحب سیالکوٹ
 ۵۲۰ - جنیفہ خاتون صاحبہ بہار
 ۵۲۱ - محمد الدین صاحب درزی کوٹلی باریان
 ۵۲۲ - مولوی عبدالرحمن صاحب ساکن
 ۵۲۳ - محمد صدیق صاحب دہلی
 ۵۲۴ - محمد شید صاحب پادنگ سوات
 ۵۲۵ - علی بسلمہ عرب
 ۵۲۶ - گلزار اکبر صاحب ساکن چک ۳۱ ضلع لاہور
 ۵۲۷ - حاجی کریم بخش صاحب موچی بدوہلی سیالکوٹ
 ۵۲۸ - محمد اسحق صاحب نو مسلم گورداسپور
 ۵۲۹ - عبدالرحیم نو مسلم (سابق ہرنام سنگھ)
 ۵۳۰ - ولی اللہ خاں صاحب ہرودھی
 ۵۳۱ - زوجہ گلاب خاں صاحبہ کیرنگ
 ۵۳۲ - محمد اسحاق صاحب آڑھا - گجرات
 ۵۳۳ - سردار شیعہ صاحب سرانی کال
 ۵۳۴ - میاں نظام الدین صاحب قانگالیہ سنگھری
 ۵۳۵ - شیخ اسماعیل صاحب کیرنگ اڑیسہ

۶۲۷ - مہربی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عمر صاحب
 ۶۲۸ - اہمد ڈپٹی کشر گورداسپور
 ۶۲۹ - حسین بخش صاحب ولد علی بخش صاحب
 ۶۳۰ - سر سہند - ریاست پٹیالہ
 ۶۳۱ - تاج محمد صاحب (مع اہل و عیال) باجوہ ڈاکٹری فلورا
 ۶۳۲ - حبیب عالم صاحب سب در ضلع زور
 ۶۳۳ - ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ محمد نواز خاں صاحب ضلع جہلم
 ۶۳۴ - فقیر محمد صاحب ضلع ریالکوٹ
 ۶۳۵ - غلام علی صاحب
 ۶۳۶ - کریم بی بی صاحبہ ولد فقیر محمد صاحب
 ۶۳۷ - حسین بی بی زویہ
 ۶۳۸ - بشیر احمد صاحب پسر
 ۶۳۹ - نذیر احمد صاحب
 ۶۴۰ - خورشید بیگم صاحبہ دختر
 ۶۴۱ - نذیر بیگم صاحبہ
 ۶۴۲ - قائم الدین صاحب ضلع ملتان
 ۶۴۳ - ظہیر عالم صاحب زلدراجون خاں صاحب ضلع پشاور
 ۶۴۴ - حکیم سید حسین صاحب ضلع گلبرگہ
 ۶۴۵ - محمد رمضان صاحب کمپوزر ضلع مظفر گڑھ
 ۶۴۶ - کریم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ فضل حق صاحب ضلع گورداسپور
 ۶۴۷ - رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ملک علی صاحب ضلع امرت سر
 ۶۴۸ - بہر الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
 ۶۴۹ - شیخ محمد خان صاحب پانی پتی ڈیرہ
 ۶۵۰ - مستری علی بہادر صاحب لوئر برہما
 ۶۵۱ - اہلیہ مستری
 ۶۵۲ - محمد اکبر خاں صاحب
 ۶۵۳ - شیخ انعام اللہ صاحب ایم - آ بی کوٹ صاحبہ
 ۶۵۴ - میاں حبیب اللہ صاحب ضلع امرت سر
 ۶۵۵ - محمد عثمان صاحب ضلع گورداسپور
 ۶۵۶ - بابو محمد الدین صاحب علائقہ سندھ

انڈین ہوسٹل لندن اور میں ہوسٹل لندن

لندن میں تجارت سلسلہ کے روپے سے قائم ہوئی۔ میں نے سلسلہ کے روپے سے آٹھ سال اس ملک میں کام سیکھا۔ اور واقفیت حاصل کی ہے۔

میں جماعت احمدیہ کی بالخصوص اور عام مسلمانوں کی بالعموم تجارت میں جہانتک ممکن ہو مدد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ لہذا احباب سے درخواست ہے کہ اگر آپ کو انگلستان میں کچھ خرید یا فروخت کرنا ہو۔ یا کوئی دوسرا کام ہو۔ تو بلا روک لکھدیں۔

محمد زبیر الدین احمدی منیجر اور میں ہوسٹل
4 Star, Street
Edgware Road
London, W-2

ضرورتی

ایسے ٹیلر و انٹرنس پاس طلباء کی جو کہ ریلوے اور محکمہ نوردغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہیں مفصل حالات دد آنے کے بعد کانٹاکٹ بھیج کر معلوم کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

میر یا کاموس ہے

میر یا سے خود بھی کہیں۔ اپنے متعلقین کو بھی بتائیں۔ میر یا کے حقدار تقدم میں سکور پلے کا استعمال جاری کریں۔ سکور پلے۔ میر یا کے جراثیم کو نیست و نابود کرتی ہے۔ سکور پلے۔ کا استعمال بڑھتی ہوئی تلی کو دونوں میں درسٹ کرنا سکور پلے۔ معدہ دماغ اور نچوں کیلئے طاقت بخش چیز ہے۔ سکور پلے۔ بچوں سے بوڑھوں تک کیلئے یکساں مفید ہے اسے ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۰۰ گولی) صرف ۱۰۰ تر کیب استعمال ہمارا ارسال ہوگی

فیض ہمام میڈیکل ہال قادیان

شہر صحت کیپٹن خریدتے مائیں

اگر آپ کو واقعی اعلیٰ اور مرنال مال کی ضرورت ہو تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ تو ٹی بسکی ریشمی ہمشہدی تمام اہل نہایت ہی خوبصورت اور گلاب گلابیں استر دار پشادری فیشن پیر دونوں کی قیمت ۵ روپے کارخانہ کے خاص تحفہ ہیں۔ زنانہ سکلی۔ ریشمی کا مدار چادر اور دست دھری بیگمات استعمال کرتی ہیں۔ کمر گز عرض اٹم گز اللعہ زنانہ ٹری خاص ریشمی چادر اور میزبند وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ ٹری طول گز عرض اٹم گز آٹھ روپے آنار بند سکلی۔ ریشمی رنگین سٹار درجن جراب سکلی ریشمی زنانہ پھولدار اور سجالی جو اعلیٰ مضبوط عبا (ناپ ضرور ارسال کریں) جائے نماز سوتی مضبوط محراب دار پھولدار تمام اہل مرد و زنانہ خط و کتابت کریں مکمل نہرست کارخانہ مفت معمول ڈاک سلاوہ ۱۹۳۵

مینجر کارخانہ سید عباس علی شاہ احسان امین دکنی سوداگران لدھیانہ

باجلاس میان عبدالمجید خان صاحب الہدی

بہادر ڈھواں ریاست کپور تھلہ

لبہول دلد مرگنی مل کھتری ساکن ڈھواں

بنام

پچھن داس دلد گوئی مل دھاکم رائے دلد بھدر مل قوم سو دساکن گرتی نلنل کنگر وہ مدیونان

اصل لعمالیہ

اشتہار طلبی ریونان

چونکہ مدیونان دیدہ دانستہ حاضری سے پہلو تہی کرتے ہیں اس لئے تاریخ پیشی ۲۳ جون ۱۹۳۵ء مقرر ہو کر اشتہار طلبی مدیونان جاری کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہوا ہو کر جوابدہی کریں ورنہ عدم حاضری کے بغیر کارروائی ضابطہ کی جادیگی۔ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء

مفت جیت انگریز عتاش

جناب من تسلیم!

جھکدو روح بھٹاکا نمونہ جو تمام امراض چشم کیلئے اگر مسیر مفت روانہ فرمائیے۔ بعد از استعمال اگر مفید ثابت ہوا تو ایسا نذاری سے ایک شیشی ضرور منگوائیں گا۔ ایک آنہ کانٹاکٹ برائے معمول ڈاک روانہ کرنا ہوں۔ نام..... پتہ.....

یہ کوئی پر کرنے۔ مفصل ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں

شاہ اینڈ کو چیسٹر ویسٹمن بھائی گیٹ لاکھنؤ

اولاد حاصل کر سکتی

جیت انگریز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو سچی ترس ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پیسہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے برباد نہ کریں۔ صرف

جسٹ

کا استعمال گھر میں شروع کرادیں۔ جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بامراد کر دے گا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں یہ

”مشک آنت کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید“

قیمت جب جس صورت پاچر و پیہ (ص) آرڈر دیتے وقت نقیصی حالات ضرور لکھیں۔ جو کہ صیفہ راز میں رکھے جائیں گے۔

ہیستیم امگریہ دو اگھر قادیان

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی مخلص شریف قوم کا باجر جو کہ ہزاروں روپیہ کا کاروبار کرتا ہے۔ عمر ۳۳ سال بغیر ہوی بچہ نکاح کا خواہاں ہے ایک ہزار ہزار ایک ہزار ایک ہزار بچہ کو تیار ہے۔ لڑکی کنواری خوبصورت تعلیم یافتہ شریف خاندان کی امور خاونداری سے واقف ہو۔ خواہشمند پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ سید غلام حسین احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈیپارٹمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہسپتال لاکھنؤ پور

مستورات کیلئے

ہماری ایجاد کردہ دوائی ”انسیریل“ ولادت ایک نعمت ہے جس کا برداشت استعمال سے بفضل خدا کچھ نہایت آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اور ولادت کے جوڑے کو درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی فوراً کے فضل سے نہیں ہوتی قیمت انٹائی روپیہ ۱۰۰ مبدعہ معمول ڈاک

مینجر شفا خانہ ولپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

رشتہ کی ضرورت

۲۰ جولائی کے الفتنس میں جس برکت کی ضرورت ہے۔ ان کا علمی فائدان ہونا ضروری ہے (اکمٹ)

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود اشتہار ہے۔ نہ کہ الفضل (ڈپٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمت نے ہیمان کی خبریں

لاہور۔ ۱۹ جولائی۔ میر پور ریاست جوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پچھلے دنوں بادشاہ کی وجہ سے ہمتا نے پورس کے قریب ایک جگہ پناہ لی۔ اور پچھلے سے ایک قریب آمد ہوئی۔ اس میں انسانی لاش کی ہڈیاں برآمد ہوئیں۔ جسم کا پتھر کھوپڑی اور ٹانگیں سب موجود تھیں۔ لاش کو ناپا گیا۔ نوگیارہ نٹ لمبی تھی :

کلکتہ۔ ۱۹ جولائی۔ نہایت رشوق سے بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ چند روز کے عرصہ میں بندرگاہ کلکتہ کی پولیس کے کم از کم نو اسپیکر سب اسپیکر اور سارجنٹ جو سب کے سب یورپین ہیں بگم رشوت ستانی معطل کر دیئے گئے ہیں۔ تحقیقات شروع ہے جس سے مزید حالات کا انکشاف ہونے کی توقع ہے :

شملہ۔ ۲۰ جولائی۔ لیجس لیٹو اسمبلی کے اجلاس خزانہ کے دوران میں غیر سرکاری امور کے لئے چھ دن مختص کئے گئے ہیں یعنی مسودات قوانین کے لئے ۸ ستمبر، ۱۳ ستمبر، ۲۰ ستمبر، ۲۱ ستمبر اور قراردادوں کے لئے ۵ ستمبر اور ۸ ستمبر۔

لاہور۔ ۲۰ جولائی۔ ساؤتھ انڈین ریلوے لیبر یونین کی سٹرائک کمیٹی نے جو اعلان جاری کیا تھا۔ اس کے مطابق گذشتہ نصف شب سے عام ٹرینوں کو بند کر دیا گیا۔ ٹرینوں کی آمد و رفت میں روکاوٹ پیدا کی جا رہی ہے۔ درکشاپ کے کاریگر اور مزدور راستے کے اسٹیشنوں کے قریب ریل کی پٹری پر لیٹ جاتے ہیں۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر کئی لوگوں کو گرفتار کر لیا۔

انڈین نیشنل سہیلو کاربان ہے۔ کہ البیہ اراٹنی کی اینڈری کی وجہ سے تعلقہ دیوگڈھ میں بھی بردولی کی طرح بھینپی پھیلی ہوئی ہے۔ کسان جدید تشخیص مایہ کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ گورنر کے پاس دفعہ بھیجا جائے۔ تاکہ کسانوں کے مطالبات حکومت سے کانوں تک پہنچ جائیں :

امر ت۔ ۲۰ جولائی۔ امرت سر کے بھنگیوں نے جو ہڑتال کر رکھی تھی۔ اب ختم ہو گئی ہے۔ میونسپلٹی نے ہڑتالیوں کے مطالبات کو منظور کر لیا ہے۔ اور اب انہیں تنخواہ ہر ماہ کی ۵۱۵ روپے تک مل جائے گی :

بنارس۔ ۱۹ جولائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسز ناری کمار چٹرجی طالب علم ہندو یونیورسٹی پراس الزام میں زیر دفعہ ۱۱ ضابطہ نو صدارتی مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ وہ اٹھلا انگیزوں کا رفیق ہے :

شملہ۔ ۸ جولائی۔ نمبر ملی ہے کہ سر جان ٹامپسن آئندہ ماہ کے ابتدائی ایام میں بکنیت چیف کمشنر دہلی کا چارج لیں گے :

عیسائے ملک کی خبریں

لندن۔ ۱۷ جولائی۔ نیپ دق کے انسداد کے لئے شاہزادہ دیپ نے ایک لاکھ پونڈ کے لئے اپیل کی تھی۔ اب مارشلسٹنس ریج فیڈ نے اعلان کیا تھا۔ کہ ۶۰ ہزار پونڈ رقم ہونے لگی ہے۔ اسی دن ایک غیر معلوم معطلی نے ۵۰ ہزار پونڈ کا خطیہ بھیجا دیا۔ جس سے کل فنڈ ایک لاکھ دس ہزار پونڈ ہو گیا۔ مزید فراہمی چندہ کی کارروائی بند کر دی گئی ہے۔

میکسیکو۔ ۱۹ جولائی۔ پریزیڈنٹ کا اس بیان کرتے ہیں۔ کہ جنرل ادبرگین صدر منتخب کے قاتل نے اقبالی کیا کہ از نکاب جرم مذہبی جذبات کی وجہ سے عمل میں آیا۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ حکومت کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں سرکاری کلرکوں کا تعلق بھی ہے۔

لندن سے رائٹر کی تنازعہ اطلاع منظر ہے۔ کہ جہد قیسم کی سیلف ٹوڈنگ رائٹل نے جو ایک منٹ میں پینتیس فی کتنی ہے۔ تین ہزار پونڈ کا وہ مقابلہ کا انعام حاصل کیا ہے۔ جو سلطنت برطانیہ نے رکھا تھا۔ یہ رائٹل ایک ہزار چھ سو گز مار کرتی ہے۔ اور اس میں بیٹل کارٹوس بیک وقت رکھے جاسکتے ہیں۔ اس میں استعمال کارٹوس نکالنے اور نئے بھرنے کا خود انتظام ہے بولٹ کے چلانے کی ضرورت نہیں :

لندن۔ ۱۷ جولائی۔ مسٹر رائے میکڈانلڈ اور مسٹر جے۔ آر کلائنس علی الترتیب چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین پارلیمنٹری لیبر پارٹی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں :

قاہرہ۔ ۲۲ جولائی۔ ایک شاہی فرمان جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے سینٹ ادچیہ تین سال کے لئے توڑ دیئے گئے ہیں۔ حکومت کا انتظام شاہ فواد دوزخا کی مدد سے کرے گا۔ اخبارات کی آزادی کے متعلق جو دفعہ کانٹری ٹریشن میں تھی وہ معطل کر دی گئی ہے۔ اس شاہی فرمان کی کاپیاں دونوں ایوانوں کے پریزیڈنٹوں کو دیدی گئی ہیں۔ شاہ فواد اور اس کے وزیر اور کی ڈکٹیٹر شپ کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ پارلیمنٹ کی قفل بندی کر دی گئی ہے۔ اور اس کے باہر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ پولیس نے ان لوگوں کے مجمع کو منتشر کر دیا۔ جو سابق وزیر اعظم سخاس پاشا کو دیکھنے کی غرض سے جمع ہوا تھا۔ لوگوں نے پولیس پر پتھر برسائے۔ دس آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں :

القع۔ قاہرہ فیوٹریٹ کے حوالہ سے رقم طراز ہے۔ کہ بیت المقدس میں عیسائیوں کی تبلیغی کانفرنس کے مقابلہ میں فلسطین کے بڑے بڑے شہر میں جمعیتہ شبان المسلمین قائم کی جا رہی ہے۔ تاکہ عیسائیوں کی تبلیغی کانفرنس کے ذریعہ سے مسیحیت کے نفوذ کو کمیلے مقامات مقدسہ میں جو کہ شیش کی جا رہی ہیں۔ ان کا انسداد کیا جائے :

مدراس۔ ۲۱ جولائی۔ ہڑتالیوں نے آج صبح میلوراد ٹیوٹی کورن کے اسٹیشن شدید نقصانات پہنچانے کے بعد فالی کر دیئے۔ پٹریاں اکھاڑ دی گئیں۔ تاکاٹ دئے گئے۔ آلات وزن کشی توڑ دیئے گئے۔ اور دو مسلمان توڑ کر پھینک دیا گیا۔ ٹیوٹی کورن کو اکو اجن شید کو بھی بڑا نقصان پہنچا گیا۔ متعدد انجن بیکار کر دیئے گئے۔ ٹیوٹی کورن اسٹیشن کے باہر کی سڑک پر اینٹوں اور پتھروں کا انبار تھا۔ جو ہڑتالیوں نے آنے والے مسافروں اور ہڑتال نہ کرنے والوں پر پھینکے تھے۔ میلورائٹس کو لوٹا گیا اور شام کو مجمع ٹیوٹی کورن اسٹیشن کے انجن شید کی طرف چلا گیا۔ جہاں تمام دستیاب ہونے والے انجنوں کو نقصان پہنچانے کے بعد سیلیوں اور موٹوں آئل کے ڈفانڈ کو آگ لگا دی۔ ایک زبردست پولیس کی جمعیت موقع پر پہنچ گئی۔ جس پر مسل سنگ باری کی گئی۔ ڈپٹی پریزیڈنٹ اور ایک اسپیکر کو مجروح کر دیا۔ محو ہونے کے بعد جمع منتشر ہو گیا۔ ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح جن کا شفاخانہ میں علاج ہو رہا ہے۔ ۱۳

مدراس۔ ۲۰ جولائی چت پٹ اور ایک مور کے درمیان ہڑتالیوں نے ایک انفرس کی ٹرین روک لی۔ انجن پر چڑھ گئے۔ اور پولیس کی اہتیاطی تدابیر کے باوجود اس کی آگ نکال کے پھینک دی۔ اور اس طرح انجن کو بے کار کر دیا :

الہ آباد۔ ۲۲ جولائی۔ پانڈیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مدراس کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ ریزیڈنٹیشن پیش ہوگا۔ کہ سائمن کمیشن کی مدد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ مسٹر این مارچو بینکس اس ریزیڈنٹیشن کی تحریک کریں گے۔ امید ہے کہ یہ ریزیڈنٹیشن پلےس ہو جائے گا :

شملہ۔ ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ آئندہ ریاستوں کے ہائیکورٹ چیف کورٹ یا اعلیٰ عدالت دایان ریاست کے اثر و اقتدار سے نکال دئے جائیں ان عدالتوں کے جوں کی تقرری یا موقوفی کے متعلق دایان ریاست کو حق حاصل نہ ہوگا۔ ریاستوں کے ایس کی عدالتوں کو دایان ریاست سے ان سے نکال کر گورنمنٹ ہند کے پولیسکل ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کر دیا جائے :

ریاست بھرت پور سے ہمارا جہ صاحب بھرت پور بے دخل کرنے گئے ہیں۔ اب وہاں کا انتظام عجیب گٹر حالت میں ہے۔ ہندو مسلمان سب موجودہ انتظام سے نالاں ہیں۔ بھرت پور کے ترکہ داروں پر مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ دو تھیلوں کے آٹے گاڑن تر شاہی ہو چکے ہیں آدمی دیکھے کو نہیں ملتا۔ باقی کے لوگ بھی جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارا جہ صاحب کو پائل تزار دئے کیلئے ان کے ایک قریبی رشتہ دار سے رپورٹ کر لی گئی ہے۔ کہ ہمارا جہ صاحب فرط رنج سے پاگل ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہیں اگر بھج دیا جائے :

مدراس۔ ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ آئندہ ریاستوں کے ہائیکورٹ چیف کورٹ یا اعلیٰ عدالت دایان ریاست کے اثر و اقتدار سے نکال دئے جائیں ان عدالتوں کے جوں کی تقرری یا موقوفی کے متعلق دایان ریاست کو حق حاصل نہ ہوگا۔ ریاستوں کے ایس کی عدالتوں کو دایان ریاست سے ان سے نکال کر گورنمنٹ ہند کے پولیسکل ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کر دیا جائے :

ریاست بھرت پور سے ہمارا جہ صاحب بھرت پور بے دخل کرنے گئے ہیں۔ اب وہاں کا انتظام عجیب گٹر حالت میں ہے۔ ہندو مسلمان سب موجودہ انتظام سے نالاں ہیں۔ بھرت پور کے ترکہ داروں پر مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ دو تھیلوں کے آٹے گاڑن تر شاہی ہو چکے ہیں آدمی دیکھے کو نہیں ملتا۔ باقی کے لوگ بھی جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارا جہ صاحب کو پائل تزار دئے کیلئے ان کے ایک قریبی رشتہ دار سے رپورٹ کر لی گئی ہے۔ کہ ہمارا جہ صاحب فرط رنج سے پاگل ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہیں اگر بھج دیا جائے :

بنارس۔ ۱۹ جولائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسز ناری کمار چٹرجی طالب علم ہندو یونیورسٹی پراس الزام میں زیر دفعہ ۱۱ ضابطہ نو صدارتی مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ وہ اٹھلا انگیزوں کا رفیق ہے :

(عبدالرحمن قادیانی پریشر پبلشر نے ضیاء اسلام بریس قادیان میں چھاپ کر ماکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

ہائی کورٹ کا انتظام

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

آج کل مسلم اوٹ لک میں ہائی کورٹ کے انتظام کے متعلق بعض معنایں شائع ہو رہے ہیں جن میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ہائی کورٹ پنجاب کے انتظامی پہلو میں تعصب بہت حد تک رونما ہے۔ مسلم اوٹ لک کے ان معنایں کے متعلق شکایت ہے کہ اردو پریس ان کے متعلق خاموش ہے۔ اور بعض جگہ تو جلسے کر کے اس کے خلاف مسلمانوں نے احتجاج بھی کیا ہے۔ زمیندار بھی انہی پرچوں میں ہے۔ جو اس مضمون کے متعلق خاموش تھے۔ لیکن اس احتجاج سے متاثر ہو کر اس نے مضمون لکھنے شروع کئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی حسب عادت نہایت غیر شریفانہ طور پر ہمارے خلاف بھی اس نے ایک نوٹ لکھ دیا ہے۔ کہ وہ کیا ہے۔ کہ اس نوٹ پر افضل کچھ نہیں لکھتا۔ اور مجھ پر بھی حملہ کیا ہے۔ کہ وہ کیوں کچھ نہیں لکھتے۔ اگر میں مسلم اوٹ لک کے مضمون سے بہت حد تک متفق نہ ہوتا۔ تو مجھے اس قسم کے نوٹ کی طرف توجہ کرنے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ یہ لوگ بد زبان اور بدکلامی کے عادی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان سے کچھ امید نہیں کی جاسکتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ میں بہت حد تک مسلم اوٹ لک کے خیالات سے متفق ہوں۔ اور میرے نزدیک یقیناً مسلمانوں کے حقوق ٹھکانے میں تعلق ہو رہے ہیں۔ اور اس کا علاج اگر نہ ہو۔ تو مسلمانوں میں بڑی اور حساست پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اور اسی وجہ سے آج سے دس دن پہلے میں نے ایڈیٹر صاحب افضل کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ بھی اپنے اخبار میں اس سلسلے میں کچھ لکھیں۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت میرے پاس ہی ڈھوزی میں ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہ کافی مصالحت ہم نہیں ہونے چاہئے۔ جس کی بنا پر مضمون لکھے جاسکیں۔

میں یہ بھی بتا دیتا چاہتا ہوں۔ کہ ہم پچھلے سال سے متواتر اس خطرناک نقص کی طرف جو عدالتوں کے انتظامی پہلو کے متعلق ہے۔ گورنمنٹ کو توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ سائمن کمیشن کی طرف جو ہمارا میمورنڈم بھیجا گیا ہے۔ اور جسے ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اس میں یہ فقرے تحریر ہیں۔

درہم شرم و تدامت کے ساتھ اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہائی کورٹ میں ہندوستانی جموں کے افسانہ سے اس انصاف اور عدل کی شہرت کو سخت حد تک پہنچا ہے۔ جو اسے پہلے حاصل تھی ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہندوستانی بیچ انگریز بیچ سے کم عادل ہے بلکہ ہمارا یہ مطلب ہے۔ کہ مذہبی تعصب اس ملک میں اس قدر بڑھا

لندن میں اجوں کو جلسے

مندرجہ ذیل تار مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد لندن کی طرف سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۱۸۔ جون کو موصول ہوا تھا۔ مگر دفتر ڈاک کی غلطی سے ہمارے پاس آج پہنچا ہے۔ ہم اس غیر معمولی تاخیر کے لئے اجاب سے معذرت چاہتے ہیں۔ (ایڈیٹر) تار حسب ذیل ہے۔

لندن ۱۸۔ جون۔ کل سیرت نبوی پر کامیاب لیکچر ہوئے۔ مجمع بہت زیادہ تھا۔ پروفیسر محمد اسم صاحب ایم اے نے مسجد میں اور برادر عزیز الدین صاحب نے ہائیڈ پارک اور سینٹس پارک میں دلچسپ تقریریں کیں۔ عبدالرحیم۔ درد

اخبار احمدیہ

آریہ سماج دینا نگر کا مباحثہ سے فرار

سالانہ جلسہ کے اشتہار میں جماعت احمدیہ کو بھی مباحثہ کے لئے حیلے دیا تھا۔ جس کو فوراً منظور کرتے ہوئے ہم نے انہیں لکھا۔ کہ اپنا نام نہ بغرض تصفیہ شرط طبع دیں۔ ورنہ آپ کا فرار سمجھا جائیگا۔ ان کا خط آگیا ہے۔ کہ ہم اپنا نام نہ نہ بھیجیں گے۔ لہذا ہم اس تحریر کے ذریعہ سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج دینا نگر مباحثہ سے فرار کر رہی ہے۔ رنج محمد رستیاں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہم کو ایک کلک کی ضرورت ہے۔ جبکہ نواز میں کام کرنا ہوگا۔ حساب و کتاب کے کام سے خوب واقف ہو چاہئے

۳۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگی۔ جو احمدی دوست اس اسمی کے جو اہل ہوں وہ اپنی اپنی درجہ میں کم گنت شہدائے میرے پاس بھیجیں۔ وہ خود کنندہ کو چاہئے۔ کہ نقول سندات کے ساتھ اپنی جائداد کی بھی تفصیل جمع کر کے اسکے علاوہ تعاقبی سیکرٹری ڈپریٹیٹڈ یا امیر کی تصدیق بھی ارسال کی جائے۔ کہ سائل احمدی مباحثہ ہے۔ اور قابل اعتماد ہے۔ ورنہ الفقار عینان ظراطلی

درخواست عار

ہو رہا ہے۔ مگر تاحال کوئی افاقہ کی صورت نظر نہیں آئی۔ احباب خصوصاً وہ احباب جو کوئٹہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ ذاتی تعلق اور ہمدردی ہے۔ صحت کاملہ کیلئے مسلسل دعائیں لیا (فاکسار خضر الدین۔ ملتان) (۲۱) میرے بڑے بھائی ملک نصر اللہ خان قریباً عرصہ ایک سال سے انفریقہ بغرض ملازمت گئے ہوئے ہیں۔ لیکن تاحال ان کو کوئی مستقل ملازمت نہیں ملی۔ احباب عارفانہ۔ کہ اللہ تعالیٰ انکے لئے

ہوا ہے۔ کہ بعض بیچ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ علاوہ ان میں ہندوستانی جموں کو کثرت سے اپنے ہم مذہب اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے مقدمات سننے پڑتے ہیں۔ اور انگریز بیچ کو انگریز اور ہندوستانی کے درمیان مقدمات شاذ و نادر ہی سننے پڑتے ہیں۔ اور زیادہ تر اس کے سامنے دو مختلف ہندوستانی مذاہب کے مقدمات آتے ہیں جن میں اس کے تعصبات کو ابھرنے کا موقعہ کم ملتا ہے۔

اس کے علاوہ جموں کو انتظامی اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں اور یہ بات کثرت سے ہوتی ہے۔ کہ ان اختیارات کے استعمال سے بیچ کی اپنی قوم زیادہ فائدہ حاصل کر لیتی ہے۔ اور دوسری قوم کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح کونسلوں وغیرہ کے متعلق رائٹ کمیشن مبعوث ہے۔ اسی طرح ہر سات سال کے بعد ایک ایسا رائٹ کمیشن بھی مبعوث کرے۔ جو یہ بتائے۔ کہ ہائی کورٹوں میں سے کہاں تک مذہبی اور قومی تعصب دور ہوا ہے۔ اور کہاں تک مختلف اقوام کو ان کے جائز حقوق دئے جا رہے ہیں۔

ان فقرات سے معلوم ہوگا۔ کہ اس سوال کے بارے میں سب طور پر ہم کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ اور مسلمانوں کے فوائد سے غافل نہیں ہیں۔

جہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم اس سوال کے بارے میں مسلمانوں کے فوائد کی حفاظت سے غافل نہیں ہیں۔ وہاں میں یہ بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ زمیندار جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت میں اور آپ کی شان کے اظہار میں ہم سے تعاون پسند نہیں کیا۔ اور جو کبھی بھی گالیاں دینے اور جھوٹے اقرار میں ہماری طرف منسوب کرنے سے باز نہیں رہا۔ اور مسلم اوٹ لک جس نے زور دار الفاظ میں لکھا۔ کہ پہلے ہم اس کے سامنے اپنے عقائد کا معاملہ صاف کریں۔ پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار میں جو جلسے ہوئے تھے ان کی رپورٹیں شائع کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اور جب ہم نے اس کی خود تراشیدہ ججی کو تسلیم نہ کیا۔ تو اس نے اپنے کامل ان جلسوں کی رپورٹوں کے لئے بند کر دیئے۔ ان کو کہاں سے حق حاصل ہو گیا۔ کہ وہ ہم سے کسی تعاون کی امید رکھتیں۔ ہم مسلمانوں کے حقوق کی جس طرح مناسب سمجھیں گے حفاظت کریں گے۔ اور انشائاً اللہ کسی کی مخالفت کے خیال سے اس میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ اور نہ یہ دیکھیں گے۔ کہ ایک مفید تحریک کو نواہا ہمارا دشمن ہے۔ بلکہ اگر کوئی مفید تحریک ہوگی۔ تو خواہ وہ زمیندار کی طرف سے کیوں نہ ہو جس نے ہماری مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ تب بھی ہم اسکی تائید سے اور پُر زور تائید سے انشائاً اللہ دریغ نہیں کریں گے۔ اور اس بات سے نہیں شرمائیں گے۔ کہ اس تحریک کا سہرا زمیندار کے سر بندھتا ہے۔ ہاں ہم لوگوں کا یہ رویہ نہیں۔ کہ جوش میں بہ جائیں۔ اور تمدنی اور شائستگی کے اصول کو بھی چھوڑ دیں۔ ہم اپنے مفردہ اصولوں کے تحت کام کریں گے۔ اور انشائاً اللہ ملازمت کو نواہی کی ملازمت کے خوف کے بغیر کریں گے۔

مقام محمد اختر شہزاد صاحب احباب سیرت نبوی کا کامیابی سے تمام اخبارات میں۔

الف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ل

نمبر قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء جلد ۱۷

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہواالت خ کے فضل اور رحمت کے ساتھ

پیغام صلح کا پیغام جنگ

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام سے)

برادران آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ آپس کے جھگڑوں کو ناپسند کیا ہے۔ اور ان کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے غیر مبایعین کے متصرف گروہ کی طرف سے چھپر چھار کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور گندے اور غیر شریف پیرایہ میں یہ لوگ مجھ پر اور جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے رہتے ہیں گویا کہ ان کے سینے ایک ذخیرہ ہیں حاسدانہ خیالات کا۔ اور ایک سمندر میں غضب و غصہ کے احساسات کا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۲۷ء میں جب میں ڈوموزی آیا۔ تو بعض دوستوں نے تخریک کی۔ کہ ان جھگڑوں کو بند کرنا چاہیے۔ اس پر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مضمون کا ایک ایک لفظ نہایت دردناک ہے۔ اور ایک فقرہ تو ایسا ہے جو غمخیزوں کو بے تاب کر دینگا۔ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو نہایت الجھ اور فرحتی کے ساتھ خدائے قادر و توانا کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور دنیا میں حق و صداقت کی اشاعت کے لئے تادیر سلا رکھے۔ دشمنوں نے اپنا سب سے بڑا مفقود حضور کا دل دکھانا اور رنج پہنچانا قرار دے لیا ہے۔ اور وہ اس کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں ان فریض کی انجام دہی کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیے۔ جو حضور کے لئے راحت جان اور رضائے الہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور جن کی طرف حضور نے اس مضمون میں ارشاد فرمایا ہے۔

(ایڈیٹر)

میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس نے معاہدہ کو توڑا ہے۔ اور کس نے اس کا پاس کیا ہے۔ اور کس نے ظلم سے کام لیا ہے۔ اور کون مظلوم ہے۔

بہر حال جو کچھ بھی ہوا۔ وہ معاہدہ منسوخ ہوا۔ اور ان لوگوں نے یہ ثابت کرنے کے لئے کچھ دو سال میں جو کچھ گالیاں یہ لوگ تیرے رہے تھے۔ وہ حقیقت ان کے معیار اخلاق کے لحاظ سے ایک نہایت ہی شریفانہ فعل تھا۔ اور حقیقت ان کے نفس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہیں شکر گزار ہونا چاہئے تھا۔ کہ انہوں نے اپنے نفس پر جبر کر کے صرف اس قدر پر کفایت کی۔ جو ان کے اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ بدزبانی اور سخت کلامی کا ایک ایسا باب کھول دیا ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان غصہ میں کس قدر گرفتار ہے اور اخلاق حسنہ سے کس قدر دور جا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس حالت میں سے ہمیں بچائے۔ اور ایسے کینہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے نہایت ہی حیرت کا مقام ہے۔ کہ باوجود اس قدر تقدی اور متواتر ظلم کے اور حکم کی ابتداء کے پیغام صلح کے ۲۸۔ محرم کے پرچہ میں لکھا ہے۔ اس لئے پھر دشنام دی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو ابی مضامین کے سوا اور وہ بھی چند ایک سے زیادہ نہیں۔ ہمارے اخبارات نے ان لوگوں کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں ان کے اخبارات میں کالم کے کالم ہمارے خلاف سیاہ کئے جاتے ہیں۔ اور گالیوں کی ایسی پوچھاڑ ہوتی ہے۔ کہ الامان۔ اور میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ اگر دوسرے فرقوں بلکہ غیر مذاہب کے صحابہ و لوگوں سے بھی پوچھا جائے گا۔ تو وہ بلا تردد گواہی دیں گے۔ کہ پیغام صلح جو کچھ ہمارے خلاف لکھتا ہے۔ اور جس طرز سے لکھتا ہے۔ اس سے بیواں حصہ بھی ہم نہیں لکھتے۔ اور ان کی عامیانه طرز کے مقابلہ میں نہایت متانت سے لکھتے ہیں خصوصاً میری تخریحات اور مولوی محمد علی صاحب کی تخریحات کا مقابلہ کیا جائے تو ہر ایک شخص کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ میں نے اپنے دامن کو بدکلامی کے داغ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ پاک رکھا ہے۔

میری تخریحات بھی اور مولوی صاحب کی تخریحات بھی دنیا کے سامنے موجود ہیں۔ افضل اور پیغام صلح کے پڑھنے والے یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ کچھ دنوں میں نے مولوی صاحب کے متعلق کیا لکھا یا کہا ہے اور انہوں نے کیا لکھا اور کہا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہر فرقہ اور مذہب کے شریف لوگ جو ہمارے لئے کچھ اور اخباری یا علمی فرقوں کی وجہ سے پڑھتے ہیں۔ اس امر پر گواہی دیں گے۔ کہ بلا وجہ اور متواتر مجھ پر ظلم کیا گیا ہے۔ میرے خلاف اتنا مات لگائے گئے ہیں۔ اور مجھ پر حملے کئے گئے ہیں۔ آج میری زندگی میں شاید معاشرت کی وجہ سے لوگ اس فرقہ کو اس قدر محسوس نہ کر سکیں۔ اور شاید گواہی دینا غیر ضروری سمجھیں۔ یا اس کے بیان کرنے سے بچنا چاہیں۔ لیکن دنیا کا کوئی شخص بھی خالداور ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں۔ نہ معلوم چند دن کو نہ معلوم چند ماہ کو

میں نے ان سے کہا۔ کہ ہم تو ہمیشہ مدافعانہ لکھتے ہیں۔ اور وہ بھی بہت کم۔ لیکن ابتداء تو دوسرے فریق ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس اس کا فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ زیادتی کس کی ہے۔ مگر ان لوگوں نے کہا۔ کہ کچھ جھگڑے کو جانے دیا جائے۔ اور اس شرط پر صلح کر لیجئے کہ آئندہ ایک سرے کے خلاف کچھ نہ لکھا جائیگا۔ میں نے اس کو منظور کر لیا۔ اور آپس میں ایک تخریر لکھی گئی۔ جو افضل اور پیغام صلح دونوں میں شائع کر دی گئی۔ اس تخریر کی اشاعت کے بعد خلاف معاہدہ پیغام صلح میں جماعت کے خلاف عموماً اور میری ذات کے خلاف خصوصاً مضامین شائع ہوتے رہے۔ حالانکہ اس معاہدہ کے بالخصوص ذاتی جھگڑوں کو روکنا مد نظر تھا۔ میں برابر اس وعدہ خلافی کو دیکھ کر خاموش رہا۔ حتیٰ کہ جب بات آتما کو پہنچ گئی۔ تو میں نے حسب احکام قرآن اور دستور زمانہ کے اس امر کا اعلان کر دیا۔ کہ چونکہ دوسرے فریق نے معاہدہ منسوخ کر دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا اثر ہم پر بھی کوئی نہیں ہوگا۔ جس طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے توڑنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے برات حاصل کر لی تھی۔ اور مکہ پر حملہ کر دیا تھا۔ اس اعلان پر بھی جیسا کہ ان لوگوں کی عادت ہے۔ انہوں نے شور مچایا۔ کہ گویا میں نے معاہدہ توڑا ہے۔ حالانکہ یہ اس معاہدہ کو توڑنے سے آ رہے تھے۔ اور بیسیوں دفعہ توڑ چکے تھے جس کے ثبوت میں عنقریب انتشار اللہ ایک خلاصہ ان مضامین کا شائع کیا جائیگا۔ جو دو سال کے عرصہ میں پیغام صلح اور افضل میں ایک دوسرے کے مقابلہ

نہ معلوم چند سال کو جب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ جب لوگ میرے کاموں کی نسبت ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔ جب سخت دل سے سخت دل انسان بھی جو اپنے دل میں شرافت کی گرمی محسوس کرتا ہوگا۔ ماضی پر نگاہ ڈالیں گے۔ جب وہ زندگی کی ناپائیداری کو دیکھیں گے۔ اور اس کا دل ایک نیک اور پاک فسر دگی کی کیفیت سے لبریز ہو جائیگا۔ اس وقت وہ یقیناً محسوس کریگا کہ مجھ پر ظلم کیا گیا۔ اور میں نے مبر سے کام لیا۔ حملہ پر حملہ کیا گیا لیکن میں نے شرافت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور اگر اپنی زندگی میں مجھے اس شہادت کے سننے کا موقعہ پیش نہ آیا۔ تو میرے مرنے کے بعد بھی یہ گواہی میرے لئے کم لہذا نہ ہوگی۔ یہ بہترین بدلہ ہوگا جو آنے والا زمانہ اور جو آنے والی نسلیں میری طرف سے ان لوگوں کو دیں گی۔ اور ایک قابل قدر انعام ہوگا۔ جو اس صورت میں مجھے ملے گا۔ پس میں بجائے اس کے کہ گالی کے بدلہ میں گالی دوں۔ تمام ان شریف الطبع لوگوں کی شرافت اور انسانیت سے اپیل کرتا ہوں۔ جو اس جنگ سے آگاہ ہیں۔ کہ وہ اس اختلاف کے گواہ رہیں۔ وہ اس فرق کو مد نظر رکھیں۔ اور اگر سب دنیا بھی میری دشمن ہو جائے۔ تو بھی ان لوگوں کی نیک فطرتی جو خواہ کسی نہ کسی نفع سے رکھتے ہوں۔ لیکن ایک خیر متعقب دل ان کے سینہ میں ہو۔ ان بہترین انعاموں میں ہوگا جن کی کوئی شخص امید کر سکتا ہے۔

پیغام صلح کی اس سخت کلامی کے خلاف اپنے رویہ کا ذکر کر کے میں اس چیلنج کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس نے اپنے تازہ پرچہ میں دیا ہے۔ اس چیلنج کے الفاظ یہ ہیں:-

«ان کا اختیار ہے۔ کہ وہ جو چاہیں۔ کریں۔ صلح کریں یا جنگ کریں۔ ہم دونوں حالتوں میں ان کے عقائد کے خلاف جو اسلام میں خطرناک تفرقہ پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر حال میں جنگ کریں گے» (صفحہ ۵۔ کالم ۲۔ نمبر ۲۶)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا کہ پیغام صلح نہیں۔ وہ پیغام جنگ ہے۔ اور آج کھلے لفظوں میں پیغام صلح نے ہمیں پیغام جنگ دیا ہے۔ اور صرف اس بات سے چڑ کر کہ کیوں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے اور آپ کے خلاف گالیوں کا سدباب کرنے کے لئے شہدستان اور ہندوستان سے باہر ایک ہی دن سینکڑوں جلسوں کا انعقاد کیا ہے۔ میں اس جرم کا مجرم بے شک ہوں۔ اور اس جرم کے بدلہ میں ہر ایک سزا خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں اور چونکہ اس اعلان جنگ کا موجب ہمارے عقائد نہیں۔ کیونکہ ان ہی عقائد کے عقیدہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی رہے ہیں۔ اور سب فرقہ ہائے اسلام ان کے معتقد ہیں لہذا ہماری خدمات اسلام میں اس لئے ہیں اس چیلنج کو خوشی سے منظور کرتا ہوں۔ اور اپنی

جماعت کے لوگوں کو توجہ دلانا ہوں۔ کہ وہ اپنے دماغوں پر اس اعلان جنگ کو لکھ لیں۔ پیغام ہم سے آخری دم تک جنگ کا اعلان کرتا ہے۔ اب ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جنگ کی دفاع کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہر ایک جو سچے دل سے بیعت میں شامل ہوا ہے۔ اب اس کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ ان لوگوں کے اس اعلان جنگ کو قبول کرے۔ اور ایک سچے مسلمان کی طرح جو بزرگ دل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہادری سے اپنے عقیدہ پر قائم ہوتا ہے اور اپنی ہر ایک چیز کو سچائی کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اس امر کے لئے تیار ہو جائے۔ کہ وہ اس جنگ کو جو نفاست کی جنگ ہے۔ جو خود غرضی کی جنگ ہے۔ جو بے جا تحقیر اور بے سبب بغض کی جنگ ہے۔ ہر ایک جانزدار لڑیہ سے جلد سے جلد خاتمہ کرنے کی کوشش کریگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ یہ لوگ دنیا میں قائم رکھے جائیں گے۔ تاکہ آپ لوگ ہمیشہ ہوشیار رہیں۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بھی بتایا ہے۔ آپ لوگ اس کے فضل سے ان پر غالب رہیں گے۔ اور وہ ہمیشہ آپ کی مدد کریگا۔ پس خدا تعالیٰ کے لئے نہ کہ اپنے نفسوں کیلئے ان صداقتوں کے پھیلانے کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں۔ اور اس بغض اور کینہ کو انصاف اور عدل کے ساتھ مٹانے کی کوشش کرو جس کی بنیاد ان لوگوں نے رکھی ہے۔ اور اس فتنہ اور لڑائی کا سدباب کرو جس کا دروازہ انہوں نے کھولا ہے۔ اور کوشش کرو۔ کہ مسلمانوں کے اندر اس صحیح اتحاد کی بنیاد ڈیڑ جائے۔ جس کے بغیر آج مسلمانوں کا بچاؤ مشکل ہے۔ اور جسے صرف اپنی ذاتی اغراض کے قیام کے لئے یہ لوگ روکنا چاہتے ہیں۔ اور کوشش کرو۔ کہ ان میں سے انصاف پسند روہیں اپنی غلطی کو محسوس کر کے آپ لوگوں میں آ شامل ہو تاکہ جس قدر بھی ہو سکے۔ اس اختلاف کی شدت کو کم کیا جاسکے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حاکم سارہ مرزا محمود احمد خلیفہ ایچ ثانی ۱۸

زمیندار کی باگنی

جماعت احمدیہ کی دن و دن اور رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے حاصل ہو رہی ہے۔ کسی ایک ازنی یا نصیب بغض و حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور حضرت امام جماعت کی مفاد اسلام کی خاطر پیشگردہ و تجاویز کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اور پھر ان کی شاندار کامیابیوں کو دیکھ کر ان لوگوں کے سینے آتش حسد سے ہمیشہ جلتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں اخبار زمیندار بھی نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس اخبار کو فن بہتان طرازی اور غلط بیانی میں ہمارے تمام حاصل ہے

حضرت امام جماعت امید اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کی زندگی کے صحیح حالات ناواقف لوگوں تک پہنچا کر ان غلط الزامات کی تردید کی جو معاندین اسلام نے حضور کی ذات قدسی صفات پر لگائے ہیں۔ یہ تحریک فرائضی تھی۔ کہ ہر جان کو تمام ملک میں جیسے کہ کے ریت نبوی پر تقریریں کی جائیں۔ اس تحریک کو تمام دردمند مسلمانوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور مقررہ تاریخ پر ملک کے طول و عرض میں نہایت شاندار جلسے ہوئے۔ اور کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ کسی جگہ بھی احمدیوں نے ان جلسوں سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں سے چندہ کی اپیل کی ہو۔ حالانکہ اس پر وہ قریباً سیدہ ہزار روپیہ خرچ کر چکے تھے۔ مگر اس اخبار کی ریاست و شرافت مدخل ہو کہ کمال ڈھٹائی سے یہی رٹ لگائے جاتا ہے۔ کہ یہ تحریک مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاک ڈالنے کے لئے کی گئی تھی زمیندار ۱۲ جولائی ۱۹۲۸ء

اور کہتا ہے۔ اب انہیں (احمدیوں کو) یقین ہو گیا ہے کہ جو روپیہ وہ دیتے ہیں۔ اس کا کثیر حصہ خلیفہ صاحب کی عزت پر خرچ ہوتا ہے۔ تو انہوں نے بھی اتنے کھینچ لیا۔ اور اب یہ حالت کہ جو لوگ پہلے سینکڑوں روپے اپنی رضا و رغبت سے بھیجتے اور اسے ثواب عظیم سمجھتے تھے۔ وہ اب خلیفہ صاحب کو ایک پیسہ و بنا گناہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنی اس بیہودہ گوئی کے ثبوت میں اس نے اس جلسہ کی رجسٹر دیان میں ۲۹ جولان بعد نماز جمعہ حضرت اقدس کی تحریک چندہ خاص کے سلسلہ میں ہوا) ایک فرضی اور من گھڑت رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ لوگوں نے جیسا کہ نماز کے بعد چندہ کے لئے جلسہ ہوا اللہ سے تو بعض نے یہ حکم سنتے ہی اور بعض نے نماز سے فراغت پا کر بھاگنا شروع کیا..... مجبوراً مسجد کے تمام دروازوں کو تالے لگا دئے گئے..... تو لوگوں نے دیواریں پھانسیاں پھانسیاں کر بھاگنا شروع کیا گئے۔ عجیب بات ہے۔ کہ قادیان میں جس شخص کو زمیندار کی نامہ نگاری کی خدمات تفویض ہوئی تھی وہ بہتان طرازی اور دروغ گوئی میں اس کا بھی استاد معلوم ہوتا ہے۔ سچ ہے۔ کہ ہم جنس باہم جنس پر واز ہم اس نامہ نگار کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ مرد میدان بنے۔ اور ثابت کرے۔ کہ کسی ذمہ دار کارکن کی طرقت مسجد کے دروازوں پر تالے لگائے گئے اور کوئی ایک شخص بھی پیش کرے جو دیوار پھانسیاں کر بھاگا ہو۔ اس محروم البصر کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ مسجد کی دیواریں قریباً بارہ فٹ بلند ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اتنی بلندی سے کوئی ناخطرہ سے خالی نہیں اور نہ ہمارے ساتھ ملکہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہے۔ اور اپنی روحانی پستی اور اخلاقی گراؤ پر ماتم کرے۔

باقی رہا زمیندار کا یہ کہنا۔ کہ لوگ اب خلیفہ صاحب کو ایک پیسہ دینا بھی گناہ سمجھتے ہیں! اس کا جواب تو انشا اللہ العزیز مختلف جماعت کی طرقت چندہ میں ہی عملی طور پر دیدیا جائیگا۔ اور اس تحریک کی کامیابی اس کیلئے یقیناً رو سیاری کا موجب ہوگی۔ اب بھی انفضل میں شائع شدہ رپورٹیں لکھی وہ دیکھیے۔ تو اسے رقتا چندہ سے اپنی نامرادی کا پورا احساس ہو جائیگا۔ اور یہی مدوں اسکو آتش حسد میں جلانے کے لئے کافی ہوگی.....

ان الزامات سے اپنے دماغ کو پاک کرنا۔ زمیندار کی شرافت کی شاندار اور عقائد کے عقیدہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی رہے ہیں۔ اور سب فرقہ ہائے اسلام ان کے معتقد ہیں لہذا ہماری خدمات اسلام میں اس لئے ہیں اس چیلنج کو خوشی سے منظور کرتا ہوں۔ اور اپنی

۷۔ ارجون کے جلسوں کی کامیابی غیر مبایعین کے سینوں میں سور والہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے ایک حال ہی کے مضمون میں یہ لکھا کہ "تاہو ریوں کی ترمی اور بے ہودہ کلامی سے امتنا ب رکھتے ہی نے الفضل کو اتنا دلیر کر دیا ہے کہ تو ہم نے اسی وقت سمجھ لیا تھا کہ ہمارے متعلق پہلے سے بھی زیادہ سختی اور بے ہودہ کلامی کرنے کے لئے یہ تمہید باندھی گئی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے اس قدر بے ہودہ گوئی سے کام لیا کہ خدا تعالیٰ کی ذات بھی ان کے ہتھیار اور استہزاء سے نہ بچ سکی۔ اور اس قدر غیر مذہب الفاظ استعمال کئے کہ شرم و حیا سرپیٹ کر رہ گئی۔ پیغام صلح جو پہلے ہی اس فن میں طاق تھا۔ اب ڈاکٹر صاحب کی تقلید میں اور زیادہ کھل کھلا ہے۔ جس کے ثبوت میں ہم اس کا ایک نازہ مضمون ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ پیغام صلح اپنے ۱۳ جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

"۷۔ ارجون کے جلسوں سے مقدسین قادیان کی بہت سی سنہری روپہلی امیدیں وابستہ ہیں۔ اسد ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ پوری ہونگی یا نہیں۔ مگر ان کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوا کہ ہمارے قادیانی معاصرین کو اپنے کالم سیاہ کرنے کے لئے کافی مواد فراہم ہو گیا ہے۔ کئی ہفتے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں "شاہانہ" "تہائیت شاندار" جلسوں کی مبالغہ آمیز رپورٹوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ قادیانی حضرات کی چیخ پکار اور دوزخ دھوپ کا فائدہ میاں غلام نبی صاحب نے خوب اٹھایا۔ اب کم از کم ایک سال تک انہیں کچھ کہنے کی سطلق ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم بھی انہیں معاصرانہ تعلقات کی بنا پر مبارکباد دیتے ہیں :-

ہمارے بعدت طراز معاصر نے دنیا کو دھوکے دینے یا لوگوں پر اپنی جماعت کا رعب ڈالنے کے لئے یہ ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ایک ایک علیہ کا ذکر کئی کئی بار کیا ہے۔ دہلی کے جلسوں کی رپورٹ تین بار۔ امرتسر لاہور۔ ہونستیار پور۔ لکھنؤ اور دیگر کئی مقامات کے جلسوں کی دو دو بار شائع ہو چکی ہے۔ ابھی خدا جانے کتنی بار ہوگی کیا ہم معاصر موصوف سے بوجھ سکتے ہیں۔ کہ اس "حکمت عملی" کا مقصد کیا ہے؟ اور اس قسم کی چالیں ایک مذہبی جماعت کے آرگن کے لئے زیادہ ہیں؟ ہاں آپ بھی سچے ہیں؟ اس قسم کی چالیں نہ چلیں تو کلام کیسے چلے۔ یہ ہیں وہ لوگ جو باوجود مسلمانوں کو کافر کہنے کے ان کی رہنمائی کے دعویدار

ہیں۔ انا بندا! معلوم ہوتا ہے کہ ان رپورٹوں میں "الفضل" یا اس کے نامہ نگاروں نے شاعرانہ مبالغہ سے کام لیا ہے۔ لاہور کا جلسہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور اس میں اول سے آخر تک موجود رہے ہیں۔ حاضرین کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار پانچ ہزار کے درمیان تھی۔ اور ان میں سے کثیر تعداد ان لوگوں کی تھی جو ابوالاثر حفیظ جاندھری کی نظم سننے کی غرض سے آئے تھے۔ نظم کے بعد جنہی حافظ روشن علی صاحب کھڑے ہوئے یہ سب لوگ ایک ایک کر کے چلتے بنے۔ مگر "الفضل" نے حاضرین کی تعداد دس ہزار بتائی ہے۔ اگر ایک صدر مقام کے جلسے کی نسبت "الفضل" اس قسم کی غلط بیانی کر سکتا ہے۔ تو آپ خیال فرم سکتے ہیں۔ کہ در دراز دار الگ تھلگ مقامات کے متعلق جو لکھا گیا ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہوگی۔ ممکن ہے کہ بعض فرقی رپورٹیں بھی شائع کر دی گئی ہوں خیر یہ کوئی بڑی بات نہیں ایک ایسی جماعت کے آرگن کے لئے جس کے قیام و بقا کا دار و مدار بھی گمراہ کن اور فریب دہ پروپیگنڈا کی ریتلی بنیادوں پر ہو۔ سب کچھ جائز ہے :-

"الفضل" نے اپنی سرشت سے مجبور ہو کر ایک گذشتہ اشاعت میں یہ بہتان طرازی بھی کی تھی۔ لاہوری جلسے نے، ارجون کے جلسوں کو ناکام رکھنے کی انتہائی کوشش کی۔ یہ محض جھوٹ اور سراسر کذب ہے۔ اگر "مقدسین قادیان" یا "الفضل" کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے۔ تو وہ پیش کرے۔ ورنہ دنیا یہ نسیبہ کرنے پر مجبور ہوگی۔ کہ "الفضل" نے اپنے خبث باطن سے مجبور ہو کر یہ بہتان طرازی کی ہے قادیانی جماعت کے ڈھول کا پول خود بخود کھل رہا ہے۔ غیب سے اس کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو اس کی چالوں کا علم ہو رہا ہے۔ نفرت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ تو ہمیں کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ہم اس کی مخالفت کر کے "مرے کو مارے شاہ مدار" کے مصداق بنتے۔ مقدسین قادیان کو واضح رہے۔ ان کو جس بات کا ہماری طرف سے خطرہ ہے۔

اس کو قدرت انجام دے رہی ہے۔ اب زیادہ دن بیک بیر سٹی کی یہ گدی قائم نہیں رہ سکتی :- جن افاناکو جلی کر دیا گیا ہے۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ پیغام صلح اور اس کے حاضری کس مشرافت کے مالک ہیں۔ پیغام نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے جو دیکھا کہ ۷۔ ارجون کے جلسوں کو ناکام بنانے کی غیر مبایعین نے انتہائی کوشش کی۔ یہ محض جھوٹ اور سراسر کذب ہے۔ لیکن کیا پیغام کے اسی مضمون کا ایک ایک لفظ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ ان جلسوں کے متعلق ان کی کیا روش ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ۷۔ ارجون کے جلسوں نے غیر مبایعین کے سینوں میں ناسور ڈال دئے ہیں۔ اور وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان جلسوں کی بے نظیر اور بے مثال کامیابی کو مشتبہ بنا دیں۔ ورنہ اس مضمون کے شائع کرنے اور اس میں اس قدر درشت کلامی اور الزام تراشی سے کام لینے کا اور مطلب ہی کیا ہو سکتا ہے۔ "الفضل" کئی ہفتے چھوڑ کئی ہفتے ان مبارک جلسوں کا ذکر اپنے صفحات میں کرتا رہے۔ جن میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات بیان ہوئے۔ اور اس طرح دنیا پر رحمتہ للعالمین کی رحمت اور برکت کا اظہار کرنا اپنے لئے دین و دنیا کی سعادت سمجھے۔ تو اس میں پیغام "کا کیا نقصان ہے۔ لیکن براہ موعادت اور دشمنی کا پیغام کو اس لئے سچ پھونچ رہا ہے۔ کہ "الفضل" میں ان رپورٹوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اس رنج کا کسی غیر مسلم اخبار تک سے ظاہر نہ ہونا اور کسی کا ان رپورٹوں کی اشاعت پر برا نہ منانا اور صرف پیغام صلح کے سینہ پر ان کا سانپ بن کر لٹنا بجائے خود اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جلسے کرنے کی تحریک کے سب سے بڑے مخالف ہی لوگ تھے۔ اور مخالفت کی لعنت سے سب سے زیادہ حصہ انہیں حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں "الفضل" کے پاس "کوئی ثبوت" چھوڑ پھرت سے ثبوت ہیں۔ "پیغام صلح" کا عرض اگر اٹا چور کو توال کو ڈانٹے پر ہی رہا۔ تو وہ بھی پیش کر دے جائیں گے :- "پیغام صلح" نے اس مضمون میں اپنی بے ہودہ سراہی کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے۔ کہ "الفضل" نے ایک ایک جلسہ کا ذکر بھی کئی بار کیا ہے، اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دنیا کو دھوکے دینے یا لوگوں پر اپنی جماعت کا رعب ڈالنے کے لئے یہ ڈھنگ نکالا ہے، لیکن جب خدا تعالیٰ نے پیغامیوں کی طرح ہی سب کو آنکھیں عطا کی ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر بصارت کے ساتھ بصیرت بھی بخشی ہے۔ تو انہیں دھوکہ کیونکر لگ سکتا ہے۔ وہ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کسی جلسہ کا ذکر دوسری بار کیا گیا ہے۔ اور کیوں کیا گیا ہے۔ بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صورت میں ہے۔ کہ جس عیب کی پہلے مختصر اطلاع بذریعہ تاریخچہ اور شائع کی گئی۔ اس کی تفصیل دوسری دفعہ شائع کی گئی یا کوئی اور قابل ذکرات جس کا ذکر تاریخچہ میں نہ کیا جاسکا تھا۔ درج کی گئی۔ اسے دھوکہ دینے یا لوگوں پر رعب جانے کا ڈھب قرار دینا انہی لوگوں کا کام سکتا ہے۔ جن کی آنکھوں پر عداوت اور دشمنی کی چربی چھا گئی ہو۔ ورنہ اخباروں میں ہمیشہ پہلے ایک واقعہ کی مختصر خبر شائع ہوتی ہے پھر مفصل اور بعض اوقات کئی دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مگر کوئی سمجھدار انسان نہیں کہتا۔ یہ دھوکہ دینے اور رعب جانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

پیغام صلح نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے انتہائی بغض و عداوت کا ثبوت یہ کہہ کر بھی دیا ہے۔ کہ "غیب سے اس کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو اس کی چالوں کا علم ہو رہا ہے۔ نفرت روز بروز بڑھ رہی ہے" اس تازہ نشان کے ہوتے ہوئے جو ۱۹۲۸ء کو حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبولیت کا تمام ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ بہت بڑی ڈھٹائی ہے۔ مگر اس بات کا پتہ لگانے کے لئے کہ کس کی تباہی کے سامان ہو رہے ہیں۔ اور کسے خدا تعالیٰ روز بروز ترقی دے رہا ہے ہم ایک آسان صورت پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ پیغام صلح ان لوگوں کے نام شائع کر دے جنہوں نے جنوری ۱۹۲۸ء سے لے کر اس وقت تک مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہو۔ اور انھیں میں تو وہ نام شائع ہو رہی رہے ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح باآسانی معلوم ہو سکے گا۔ کہ کون ترقی کر رہا ہے۔ اور کون تنزل کے گڑھے میں گر رہا ہے۔ کیا پیغام صلح اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہوگا؟

ضروری تصحیح

۱۔ الفضل ۶ جولائی کے پرچم میں اسلامی پردہ کے متعلق حضرت امام جماعت کی تشریحات کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں پروردگار کی غلطی سے غلط فقرہ شائع ہو گیا ہے۔ جو دراصل اس طرح ہونا چاہئے: "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر یعنی حضرت جعفر کے بیٹے نے اپنی شادی کی تجویز کی تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ وہ جا کر دیکھئے۔ اور کہی کارنگ کیسا ہے۔" صحیح نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسہ کیلئے شادی کی تجویز کی تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ وہ جا کر دیکھئے۔ اور کہی کارنگ کیسا ہے۔" ۲۶ جون ۱۹۲۸ء صبح پر نواب صدر یا جنگ ساہوکار اعظم امر مذہبی لکھا گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ آپ امر مذہبی کے صدر اعلیٰ ہیں۔ اسباب درست کر لیں

ڈاکٹر امجد علی صاحب خلیفۃ المسیح دہلی

ڈاکٹر امجد علی صاحب خلیفۃ المسیح دہلی

ایک کشمیری پیر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ جو پہاڑی ریاستوں میں مسلمانوں کی افسوسناک حالت اور اس پر ریاستوں کے مظالم کا ذکر کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا۔ ہندو مسلمانوں کی لڑکیاں امرتذکرے اپنے قبضہ میں کر رہے ہیں۔ لیکن کسی ہندو عورت کو اجازت نہیں ہے۔ کہ مسلمان ہو سکے۔ اور اگر کوئی برصغیرت مسلمان ہو تو مسلمان کرنے والوں پر مقدمے چلائے جاتے۔ اور سزائیں دی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ یہ مصیبت مسلمانوں کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ ہندو کہتے ہیں۔ ایک دفعہ جس کی شادی ہو جائے۔ پھر وہ موت تک علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے اگر کوئی ہندو عورت مسلمان ہوتی ہے۔ تو ہندو اس پر اپنا حق جتاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ مذہب بدلنے سے نکاح نسخ ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے مرتد ہونے والی عورت پر مسلمانوں کا حق تسلیم نہیں کیا جاتا۔

دراصل جب انسان ایک قدم غلط اٹھاتا ہے۔ تو پھر کبھی قدم غلط اٹھانے پڑتے ہیں۔ مرتد عورت کے نکاح کو نسخ قرار دینا بھی ایسا ہی ہے۔ جب علماء کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ مرتد قابل قتل ہے۔ تو ان کے نزدیک مرتد ہونے والی عورت کا نکاح کہاں باقی رہا۔ حالانکہ قتل مرتد کی تردید خود قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں حریت ضمیمہ کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور آتا ہے۔ امنوا وحبہ النہاس واکفروا اخرہ کہ کچھ لوگ صبح کو ایمان لاتے۔ اور دیکھتے پھر مرتد ہو جاتے۔ ان کے متعلق یہ کہیں نہیں آتا۔ کہ وہ قتل کئے جاتے۔ اسی طرح قرآن مکہ والوں کو کہتا ہے۔ تم کیوں مسلمانوں کو ستاتے اور تکلیف دیتے ہو۔ اگر مسلمان مرتد ہونے والوں کو قتل کر دیتے تھے۔ تو کیا وہ نہ کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم تو اپنے میں سے مرتد ہونے والوں کو تکالیف ہی دیتے ہیں۔ مگر تم تو قتل کر دیتے ہو۔

دراصل اس قسم کی باتیں کمزوری کی علامت ہوتی ہیں۔ جب کسی میں طاقت نہیں رہتی۔ اور وہ تکالیف کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو کہتا ہے دوسروں کو بھی مار دوں اور خود مر جاؤں پیر صاحب نے قتل مرتد کے عقیدہ سے بے ناری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اسلام کو اس زمانہ میں سب سے زیادہ نقصان دہ علماء اور پیغمبر ہیں۔ آپ ہی کی جماعت ہے۔ جو اس

وقت مسلمانوں کو بچا سکتی ہے۔ آپ ضرور ان علاقوں کے مسلمانوں کے لئے بھی کوئی انتظام فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح۔ ہم مسلمانوں کی ہر طرح امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ ان علاقوں میں اگر کوئی مبلغ بھیجا جائے۔ تو حکام اسے نکال دیتے ہیں۔ تلوڑا ہی عرصہ ہوا ہم نے اپنا ایک مبلغ ایک علاقہ میں بھیجا۔ اسے ایک بڑے ریاستی افسر نے کہا۔ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ مبلغ نے مجھے لکھا۔ کہ کیا کرنا چاہئے۔ میں نے جواب دیا۔ آپ تحریر یا حکم مانگیں۔ اور جب تک تحریری طور پر نکلنے کے لئے نہ کہا جائے نہ نکلیں۔ جب یہ بات مبلغ نے اس حاکم سے کہی۔ تو اس نے کہا جس غرض سے تم تحریر مانگتے ہو۔ وہ ہم بھی جانتے ہیں۔ تحریر کر کے نہیں دی جاسکتی۔ اگر تم نہ نکلو گے۔ تو کسی اور الزام میں گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جائے گا۔ ایسی حالت میں اس مبلغ کو واپس آجانا پڑا۔

ان علاقوں کے مسلمانوں کی اصلاح کی ایک صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ وہاں کے ہوشیار اور ذہین طلباء کو تعلیم دی جائے۔ اور پھر وہ اپنے علاقہ میں مسلمانوں کی اصلاح کریں۔ وہ چونکہ اسی جگہ کے باشندے ہوتے ان کو حکام نہیں نکال سکیں گے۔ اگر آپ ایسے لڑکے بھجوائیں۔ تو ہم ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر دیں گے۔

پیر صاحب نے ایسے لڑکے بھجھنے کا وعدہ کیا۔ پیر صاحب کے دل میں مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کی ترقی کے لئے جوش پایا جاتا تھا۔

ڈاکٹر امجد علی صاحب خلیفۃ المسیح دہلی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میان فیلی باغبان کے ان اصحاب کو جو ڈاکٹر امجد علی صاحب نے دعوت چا دی۔ جس میں میاں شاہ نواز صاحب پیر شریٹ لاہور، میاں بشیر احمد صاحب بی۔ آ۔ پیر شریٹ لاہور، میاں رفیع احمد صاحب خٹک سرسار، محمد شفیع صاحب میاں افتخار احمد صاحب شریک ہونے جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں ہندوستان میں ادنیٰ انوار میں تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں سبھی نے بہت بھروسہ کیا۔

ڈاکٹر امجد علی صاحب خلیفۃ المسیح دہلی

نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوٹھی میں پڑھائی۔ تیس کے قریب اصحاب شریک ہوئے جن میں چند ایک ڈاکٹر امجد علی صاحب کے قریب رہتے رہتے رہے بھی تھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں دینی اور دنیاوی ترقی کا ایک گریٹا جوبڈ لکھی تھی۔ پھر ایک مفصل خطبہ آئندہ شائع کیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد چند ایک تعلیم یافتہ نوجوانوں اور بعض دوسرے معززین کو دعوت چا دی گئی۔

منکرینِ خلافت کے خلاف اعتراضات

منکرینِ خلافت جو خلیفہ پر اعتراض کریں۔ ان کی غرض یہ نہیں ہوتی۔ کہ وہ خلیفہ نہ رہے۔ بلکہ یہ ہوتی ہے۔ کہ خلافت ہی نہ رہے۔ اس لئے اگر وہ کسی ایسے فعل پر بھی اعتراض کریں۔ جس میں بتقداضائے بشریت خلیفہ کی طرف سے کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو قابلِ گرفت ہونگے۔ کیونکہ وہ ایک انسان کی بشری فردیت کو اور اس انسان کی بشری فردیت کو بجا کر جسے مصوم علیٰ الخلق ہونیکا دھوے ہی نہیں ہوتا۔ اس درجہ اور مقام کو بجا کر ناچاہتے ہیں۔ جو دنیا میں خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت کے قیام اور استحکام کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اور جسے خدا تعالیٰ مؤمنین کے قلوب میں تحریک کر کے مقرر کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں بھی ایسے مقرر نہیں کے تباہ ہونے کی ہی وجہ بتائی گئی۔ جسے حضور نے اس طرح ظاہر فرمایا۔

”میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کر دو گے۔ تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔“

”پیغام صلح“ نے بھی اس خواب کا یہی مطلب سمجھا۔ کہ جس شخص کا خواب میں ذکر ہے۔ اس نے خلافت پر اعتراض کیا۔ گویا وہ منکر خلافت اور دشمن خلافت تھا۔ نہ کہ خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے خلاف اسے کوئی شکایت تھی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ ”خواب میں دیکھا یہ گیا۔ کہ کوئی شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔“ (پیغام صلح ۵ جون)

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اعتراض کرنے والا خلافت کا منکر ہے۔ اور اعتراض اس لئے کرتا ہے۔ کہ خلافت کو مٹائے خواہ کوئی خلیفہ ہوتا۔ وہ اس پر اعتراض کرتا۔ کیا ایسے شخص کو خدا چھوڑ دیگا۔ اور کوئی سزا نہ دیگا۔ یقیناً وہ خدا تعالیٰ کی گرفت میں آئے گا۔ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے سلسلوں کی حفاظت کے سامان کیا کرتا ہے۔ اور ان سامانوں میں سے سب سے بڑا سامان خلافت ہے۔ پس جو شخص خلافت کو مٹانے کے لئے خلیفہ پر اعتراض کرے۔ خواہ وہ اعتراض سچے ہی ہوں۔ اس پر خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا۔ اور وہ اپنے مدعا میں ناکام اور نامراد رہ کر ذلت کے گڑھے میں گرے گا۔ یہی بات خواب میں بتائی گئی ہے۔

خدا سے قدوس کی شان میں تمسخر

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سچے اعتراض کے فقرہ کو لیکر بہت شور مچایا ہے۔ اور نہ صرف حسب عادت خدا سے قدوس کی شان میں تمسخر اور استہزاء کرنے میں انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ بعض آیات قرآنی کی تفسیر بالرائے کرنے میں بھی حد سے گذر گئے ہیں۔ اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جاسکتا۔ اور ان کی قرآن دانی کا پول کھولا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ بالکل لاعامل ہے۔ اگر ہمیں یہ توقع ہوتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب خدا تعالیٰ کے کلام کے مقابلہ میں اپنی خود سری اور خود آرائی سے باز آجائیں گے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے۔ تو ہم ضرور اس بحث میں پڑتے۔ لیکن جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو بھی اپنی یا وہ کوئی کا نشانہ بنانے سے دریغ نہ کریں۔ اور ایسے الفاظ استعمال کرنے سے باز نہ رہیں جو کسی سنجیدہ انسان کے منہ سے نہیں نکل سکتے۔ تو آیات قرآنی کی تشریح و توضیح ان کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ البتہ یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اگر کوئی بات بیان کی ہو۔ تو اسے وہ ضرور قابلِ وقعت قرار دیگے۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھانے کی اس طرح جرات نہ کریں گے۔ جس طرح خدا اور رسول کے کلام کو اپنی غلط اور بے ہودہ منطق کے چکر میں لاکر اڑانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں ہم مولوی محمد علی صاحب ہی کے بیان سے استدلال کرتے ہیں۔

ہر انسان سے غلطی ہو سکتی ہے

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۲۷ اپریل کے خطبہ جمعہ میں **وَلَيَالًا تَوَّأَخِدْنَا مَا لَنَا لَنْ نَسِينَا** اور **أَخْطَا نَا** کی آیت پیش کرتے ہوئے اس کے یہ معنی کہے ہیں۔

”اے ہمارے رب ہم سے غلطیاں بھی ہونگی۔ ان پر گرفت نہ فرمانا۔“

خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یہ دعوات مسلمانوں کو سکھائی۔ اور یہ ایسی دعائے جسے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پڑھتے تھے۔ اور آپ کے خلفاء اور دوسرے مسلمان بھی۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر انسان سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ایسی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جن پر سچے اعتراض دار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے متعلق یہ التجا سکھائی گئی ہے۔ کہ **لَا تَوَّأَخِدْنَا مَا لَنَا لَنْ نَسِينَا** اور **أَخْطَا نَا** اور جس کا مطلب

غلطیوں کا ذکر نہ ہوتا۔ جن پر سچے اعتراض دار ہو سکتے۔ تو ہر ان کے متعلق یہ التجا سکھانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا خدا تعالیٰ ایسی باتوں پر بھی گرفت کیا کرتا ہے۔ جن پر جو سچے اعتراض پڑتے ہیں اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہاں ایسی غلطیوں کا ذکر ہے۔ جو واقعوں میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور حسب واقعہ میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ تو ان پر جو اعتراض کیے جائیں گے۔ وہ بھی سچے ہی ہونگے۔

غلطیوں کی الگ الگ نوعیت

پس اس آیت اور اس کی جو تشریح مولوی محمد علی صاحب نے کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر انسان سے ایسی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ جن پر سچے اعتراض پڑ سکیں۔ آگے ہر انسان کی حیثیت کے لحاظ سے ان غلطیوں کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہونگی۔ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ کے انبیاء بھی پاک نہیں ہوتے۔ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے انبیاء تو پاک ہوتے ہیں لیکن خلفاء پاک نہیں ہوتے۔ پھر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے خلفاء تو پاک ہوتے ہیں۔ مگر اولیاء پاک نہیں ہوتے۔ پھر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے اولیاء تو پاک ہوتے ہیں۔ لیکن عام مومن پاک نہیں ہوتے۔ پھر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے عام مومن بھی پاک ہوتے ہیں۔ لیکن اونے درجہ کے انسان پاک نہیں ہوتے۔ یہی وہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی اس دعا میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا بلکہ سب انسانوں کے لئے اسے قرار دیا ہے۔

قبولیت و دعا کے درجے

جس طرح ہر انسان کے روحانی درجہ کے لحاظ سے اس کی غلطیوں کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہے۔ اسی طرح اس دعا کی قبولیت بھی ہر ایک کے درجہ کے مطابق ہوگی۔ نبی جب یہ دعا کرے گا تو سب سے بڑھ کر شرف قبولیت حاصل ہوگا۔ اور اسی طرح سب کی دعا اور درجہ بدرجہ قبولیت کا شرف حاصل کرے گی۔ اب اگر خدا اپنے خاص فضل اور رحم کے ماتحت ایسے انسان کو جسے اس نے خلافت کے درجہ پر فائز کیا ہو۔ اور جس کے سپرد اپنے ماموراؤں مرسل کی جماعت کی حفاظت اور راہ نمائی کی ہو۔ بذریعہ خواب یہ بشارت دے۔ کہ فلاں دشمن خلافت سے کہہ دو۔ اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کر دو گے۔ تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ تو اس پر کیا اعتراض پڑ سکتا ہے۔ یہ تو عین قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی شان کے شایاں بات ہے۔

اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہ ثابت کر دیں کہ خلیفہ وہ ہو سکتا ہے۔ جو ہر قسم کی غلطی سے معصوم ہو۔ اور پھر یہ بھی دکھادیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو یہ دعائیں نازل کی ہے **وَلَيَالًا تَوَّأَخِدْنَا مَا لَنَا لَنْ نَسِينَا** اور **أَخْطَا نَا** اور جس کا مطلب

بالفاظ مولوی محمد علی صاحب یہ ہے۔

”اے ہمارے رب ہم سے غلطیاں بھی ہوئیں گی۔ ان پر گرفت نہ فرمانا۔ یہی مدعی خلافت کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر وہ پڑھے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے اس وعدہ کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ اجیب دعوتہ الداع اذا دعان۔ اس کی یہ وعار قبول نہیں کریگا۔ تو پھر وہ جو چاہیں کہیں۔ لیکن جب تک وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خواب کے خلاف ان کا زبان طعن کھولنا ان کی سرشت کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم کرنے کا باعث نہیں بن سکتا۔“

سچے اعتراض کرنے والے گرفت میں

اس سے تو یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ہر انسان سے غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ اور ان غلطیوں کی وجہ سے گرفت میں آنے سے بچنے کے لئے خود خدا تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے۔ اور وہ اپنے پاک بندوں کی دعا قبول کرتا ہے۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو سچے اعتراض کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی ہم مولوی محمد علی صاحب کے ہی بیان سے پیش کرتے ہیں۔“

مولوی صاحب اپنے ان ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو ان پر اور اس انجمن پر جس کے وہ پریزیڈنٹ ہیں۔ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

”غیبت یہ ہے۔ کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کی جائے خواہ وہ کمزوری اس شخص میں موجود ہی ہو۔ قرآن کریم نے اس فعل کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔ اس سے بچو جس طرح کسی فرد کی غیبت غیبت ہے۔ اسی طرح کسی جماعت کی غیبت بھی غیبت ہی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص انجمن کے متعلق غیر متعلق لوگوں کو یہ کہتا پھرے۔ کہ انجمن یوں کرتی ہے۔ اور وہوں کرتی ہے۔ تو یہ تو می غیبت ہے۔ غیر متعلق لوگوں سے شکوہ و شکارت کر کے بذلتی پھیلاتے پھرنا بیکار ہے۔“

غیبت کی تشریح میں مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خواہ کسی شخص میں یا کسی جماعت میں کوئی برائی پائی جائے۔ تو بھی اس برائی کا ”غیر متعلق لوگوں“ سے ذکر کرنا گناہ ہے اور خدا تعالیٰ نے اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے جیسے ناپاک فعل سے منشا بہت دی ہے۔“

ڈاکٹر بشارت احمد ضاکی صاحب منطق

اب اگر اسی منطق سے کام لیا جائے۔ جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے استعمال کی ہے۔ تو کہا جائے گا۔ جب خدا کسی انسان کو مسلمان بنا چکا۔ تو اب اسے اپنے بنائے ہوئے کی طرف سے۔ خواہ وہ کتنی برائیوں میں مبتلا ہو۔ اس میں کتنی کمزوریاں

پائی جائیں۔ اور لوگوں کو اس کی کمزوریوں پر سچے اعتراض بھی ہوں۔ تب بھی وہ مقررین ہی کو تنبیہ کریگا۔ اور انہیں مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دے گا۔ کیونکہ خدا کو سچائی سے کوئی غرض نہیں۔ اسے صرف اپنے مسلمان بنائے ہوئے آدمی کی پیچ ہے۔“

پھر انہی کے الفاظ میں صرف نام بدل کر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ نفوذِ بلائہ خدا بھی کوئی حق کا حامی نہیں۔ بلکہ دھڑے باز سا ہے اور دھڑے باز بھی ایسا۔ کہ اگر کوئی شخص خود بخود کسی انجمن کا پریزیڈنٹ بن بیٹھے۔ اور اس کی اور اس کی انجمن کی کمزوریوں پر کوئی سچے اعتراض بھی کرے۔ تو وہ اس شخص سے آمادہ پیکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بقول مولوی محمد علی صاحب ”غیبت یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کی جائے۔ خواہ وہ کمزوری اس شخص میں موجود ہی ہو۔ قرآن کریم نے اس فعل کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔“

گویا قرآن کریم ایک شخص کے سچے اعتراضات کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور سچے اعتراض کرنے والے کے خلاف فتوے دینے لگ جاتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ خدا خود حق ہے۔ مگر ایک حق کا اظہار کرنے والے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دے دیتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا کو حق کی حمایت نہیں منظور ہوتی۔ بلکہ ایک شخص اگر ایک انجمن کا پریزیڈنٹ بن جاتا ہے۔ تو اسے اس کی پیچ پڑ جاتی ہے۔ پھر وہ آدمی سیاہ کرے۔ سفید کرے۔ خدا اس کے دھڑے پر رہتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ فریق مخالف حق ہو۔ وہ ہمیشہ فریق مخالف کو ڈینگا اسے حق سے کوئی غرض نہیں۔ انجمن کے پریزیڈنٹ سے عرض ہے

مولوی محمد علی صاحب کا اپنے مقررین کو جواب

اس سے تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو غیبت کی یہ تعریف کہ ”پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کی جائے“ خواہ وہ کمزوری اس شخص میں موجود ہی ہو۔ انہی لوگوں کو بتائیں کہ قدرت پیش آئی۔ جو ان کے ہم عقیدہ ہوتے ہوئے ان پر یا انکی انجمن پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ آگے اسکی وضاحت انہوں نے خود ہی مکمل کر دی ہے کہ ”غیر متعلق لوگوں سے شکوہ شکارت کر کے بذلتی پھیلاتے پھرنا بیکار ہے۔“ اگر کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو۔ اور وہ اصلاح کرنا چاہتا ہو۔ تو اسے اپنے کردہ انجمن کے سامنے لائے۔ پھر انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کر لیا کہ اعتراض اور شکوہ شکارت کرنا بھلا ہے۔ غلط نہیں کہتے۔ بلکہ پیچ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ملتے ہیں۔ کہ انہی اور انکی انجمن پر جو اعتراض کیے جاتے ہیں۔ وہ ہیں تو پیچے۔ مگر انکو غیر متعلق لوگوں میں پھیلاتے۔ ایسا نہ کرنا بدیہ انجمن کے سامنے پیش کر سکتے ہو۔

اب اگر ہر قسم کے اعتراضات کرنا بھلا ہے۔ تو اسے اپنے بنائے ہوئے خدا بھی کوئی حق کا حامی نہیں۔ بلکہ دھڑے باز سا ہے۔ خدا کو حق کی حمایت

نہیں منظور ہوتی۔“ پھر وہ آدمی سیاہ کرے۔ سفید کرے۔ خدا کے دھڑے پر رہتا ہے۔“ اسے حق سے کوئی غرض نہیں۔ اپنے آدمی سے غرض ہے۔ خدا کی گرفت ہی ایسی ظالم ہے۔ کہ وہ سچے اعتراض کرنا بھلا ہے۔ سچے الزام لگانا بھلا ہے۔ کو عذاب دیا کرتی ہے۔“

جیسا کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کہا ہے۔ اور یہ انہی کے الفاظ بغیر ایک ذرہ بھر بھی تغیر کے پیش کئے گئے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ کسی کی ایسی کمزوری جو نے واقعہ اس میں پائی جائے۔ دوسروں کے آگے بیان کرنا کیا نام غیبت رکھکر ایسا کرنا بھلا ہے۔ کیوں نہ تھا ہی غلاظت خورا اور بے رحم قرار دیا گیا ہے۔ کیا یہ بھی نفوذِ بلائہ خدا کے دھڑے باز۔ حق کا حامی نہ ہونے اور اس کی گرفت کے ظالم ہونے کا ثبوت ہے۔ پھر اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ اصل صحیح ہے۔ کہ ذات پر اعتراض کرنا بھلا ہے۔ اگر اعتراض سچا ہو گا تو جس کی ذات پر الزام ہے۔ وہ قابل سزا ہے۔ نہ کہ اعتراض کرنے اور الزام لگانے والا۔ تو پھر غیبت کو قرآن کریم نے گناہ قرار دیا۔ اور کیوں اس کا ارتکاب کرنے والے کو بدترین مخلوق بنایا جبکہ غیبت کرنا بھلا ہے۔ اعتراض نہیں کرتا۔ بلکہ سچے اعتراض بیان کرتا ہے۔“

خلافت پر اعتراض کرنا بالکل صحیح ہے

اسی سے یہ بات بھی باسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جب ایک عام مومن کی ایسی کمزوری جو نے واقعہ میں موجود ہو۔ پیٹھ پیچھے بیان کرنا بالکل بھلا ہے۔ تو وہ انسان جسے خدا نے اپنے سر پر جو خود کی جماعت کے استحکام کیلئے منتخب کیا اور جسکی خلافت کا خدا کے ماموں کی بنائی ہوئی جماعت کثیر حجتہ اعتراف کیا اس پر اعتراض کرنا بھلا ہے۔ اور اس نیت سے اعتراض کرنا بھلا ہے۔ اور وہ منصب خلافت کو ہی مٹا دے۔ کیا خدا تم یوں ہی چھوڑ دینگا ہر ایک عقلمند اور باسمجھ انسان کے نزدیک ایسے شخص کا جرم بہت بڑا جرم ہوگا۔ اور وہ سخت سے سخت سزا کا مستحق ہوگا۔ اسی لئے خدا تم سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سے خواب میں ایسے انسان کے متعلق کہلا یا۔ اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے ہی میری ذات پر کرو۔ تو خدا کی تم پر عتاب ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس جرم پر خدا نے مجھے کفر کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔“

کوئی تنبیہ مزاج اور سمجھدار انسان اس پر اعتراض نہیں کر سکتا ہاں وہ لوگ جن کی عداوت اور بغض اس حد تک پہنچ چکا ہو۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جلسے کرنے کی تحریک

میں مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خواہ کسی شخص میں یا کسی جماعت میں کوئی برائی پائی جائے۔ تو بھی اس برائی کا ”غیر متعلق لوگوں“ سے ذکر کرنا گناہ ہے اور خدا تعالیٰ نے اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے جیسے ناپاک فعل سے منشا بہت دی ہے۔“

تادیان کا ڈاکخانہ

معزز مہمعرف فاروق قادیان کی اشاعت ۶-۱۳-۲۰ جولائی ۱۹۲۵ء میں ڈاکخانہ قادیان کے متعلق شکایات درج کی گئی ہیں۔ قادیان کے ڈاکخانہ کے عملہ کی شکایات ہمارے پاس بھی پہنچی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عملہ ڈاکخانہ قادیان کا ان لوگوں سے بہت ارتباہ و اتحاد ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ہائے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ کے سخت معاند ہیں۔ اور جنہوں نے حضرت امام کے خلاف گندے سے گندے مضامین شائع کرائے ہیں۔ اور جو بڑے اڑاٹا حضرت کے خلاف لگا کر عدالت میں درخواست دی تھی جو خارج ہو چکی ہے۔ یہ امر گورنمنٹ کے افسران سے پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً ڈاکخانہ کے افسران علی پوٹ صاحب جنرل صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل صاحبان و سپرنٹنڈنٹ صاحبان امرتسر ڈوئیشن و انسپکٹر صاحب اس امر کو بخوبی جانتے اور ان کے دفاتر میں اس کا ریکارڈ موجود ہے۔ کہ تھریڈ قادیان کے ڈاکخانہ میں بہت بڑا کاروباری حصہ جماعت احمدیہ کی بدولت ہے یعنی آرڈروں کا آنا اور جانے کا رجسٹرڈ خطوط اور پارسلوں کی آمد و روانگی عام ڈاک کی آمد رفت اور سیدہ جات کا بہت بڑا حصہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہے نیز اخبارات الفضل، تاروق، نور، سنسائز (انگریزی) رسالہ جات مصباح، ریویو اردو، احمدیہ گزٹ رسالہ امداد یاہمی، ریویو انگریزی کا کام فائدہ پہنچا رہا ہے۔ جماعت کا ہے۔ پھر متواتر سالوں کی جدوجہد سے ضمانت کی رقم خود داخل کر کے گورنمنٹ کو تارگھر کھولنے پر آمادہ کرنا بھی صرف جماعت احمدیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پس جبکہ اس قدر اہمیت جماعت احمدیہ کو اس ڈاک خانہ کے کاروبار میں حاصل ہے۔ تو واقعی یہ نہایت انسوس کا مقام ہے کہ موجودہ سب پوسٹ صاحب کو جب ان کے عملہ کے ایسے خطرناک پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ ان تمام امور پر غور فرماتے۔ اور پبلک سرونٹ ہونے کی حیثیت سے اپنے عملہ کو ایسی کھلی ہوئی جانبداری اور اعتماد کو برباد کرنے والی پالیسی سے روکتے۔ انہوں نے الٹا فاروق کے خلاف قلم اٹھایا۔ اور جماعت احمدیہ کے اعتبار کو ضائع کر دیا۔ تجزیہ اور شعور عامہ کے خلاف یہ طریقہ عمل اختیار کرنا ایک سمجھدار افسر سے بہت بعید ہے۔ جہاں انسان اپنے ذاتی احساسات کے لئے حفاظتی پہلو اختیار کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہاں اسے اور خصوصاً ایک پبلک سرونٹ کو دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا بھی لازمی ہوتا ہے۔ بہر حال جو فضا سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے خود بخود اپنی کارروائیوں سے قادیان میں پیدا کر لی ہے۔ اس کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ اور ہم انتظار کرتے ہیں۔ کہ جن شکایات کی طرف

تحریک خندقہ خاص ۱۹۲۵ء

اور جماعت حریمیہ کے ایشیا کا نمونہ

مقررین و مقررین ذرا آنکھیں کھولیں

کوئٹہ سے دی عبدالقیوم صاحب تاجرو اکیٹ چندہ خاص کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۲۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ عنہ کے حضور اپنے انگریزی خط میں تحریر فرماتے ہیں: "مگر شدت اشاعت الفضل سے معلوم ہوا کہ حضور کی طرف سے چندہ خاص کی اپیل شائع ہونے والی ہے۔ اس پر میں نے خیال کیا۔ کہ حضور کی تحریک کے پہنچنے سے پہلے ہی میری طرف سے حضور کی خدمت میں میری لبیک کی آواز عملاً پہنچنا چاہیے۔ چنانچہ میں حضور ایدہ اللہ عنہ کی خدمت مبارک میں بذریعہ تارگھر ڈاک سے چندہ خاص کے ارسال کرنا ہوں۔"

مقدس آقا! تحریک آنے پر جو حصہ سیرہ ذمہ اور نکلے گا۔ اس خدمت اقدس کو ڈنگا۔ اور اگر میرے حصہ سے یہ رقم زیادہ ہوئی۔ تو میں شکر کروں گا۔ کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

مگر میرزا برکت علی صاحب امیر جماعت آبادان لکھتے ہیں۔ "اس ڈاک میں آپ کی طرف سے ایک نفاذ ملا۔ جس میں سید ناصر اقدس کی طرف سے چندہ خاص کے متعلق ایک اعلان ہوا ہے۔ میں نے ابھی تک یہاں کے دوستوں میں اس کی تحریک نہیں کی۔ انشاء اللہ نغمہ کل بیرون تو اس کی تحریک کی جاوے گی۔ اور فاروق کی فائدہ پوری کر کے دوسری ڈاک میں مدد نہ کیا جائے گا۔ غنی الحماں میں ایک اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی طرف سے چالیس فیصدی کے حساب سے چندہ خاص مبلغ ۱۳۰ روپیہ ادا کر دوں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ فضل ہے کہ اس نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ رقم بجائے تین ماہ کے اس ماہ میں ادا کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جبکہ میں اپنی زندگی بعد اپنی جائداد کے اسلام کے لئے وقف کر چکا ہوں اور حضور کی طرف سے منظور بھی آگئی ہے۔ تو یہ چالیس فیصدی یا اس سے زیادہ کیا ہے۔ خوشی تب ہو کہ ذرہ ذرہ اسلام کی راہ میں قربان ہو جائے۔ یہ چھٹی لکھ کر حوالہ ڈاک کرنے لگا تھا۔ کہ اخیر میں ذرا غصہ اور سر میں جو کلا نور کے رہنے والے ہیں۔ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک مہینہ چندہ ادا کر دوں۔ انہوں نے ۲۵ فیصدی کے حساب سے مبلغ ۳۰ روپے ادا کر کے جو وصول ہو چکے ہیں۔"

چیک ملا جنوبی علاقہ سرگودھا کا فاروق چندہ خاص نہایت باقاعدہ اور باشرح آیا ہے۔ اس فاروق میں تمام اجباب کی شرح چندہ خاص ۳۳ فی صدی ہے۔ چنانچہ ذیل کی رقم کے وعدے کیے گئے ہیں:

سید علی اصغر شاہ صاحب ۳-۵-۲۴ روپیہ سید غلام جیلانی شاہ صاحب ۳-۵-۲۴ روپیہ سید علی اصغر شاہ صاحب دلہا سراج شاہ ۳-۵-۱۳ روپیہ سید علی اکبر شاہ صاحب ۸-۱۰-۶۶ سید نور شاہ صاحب ۳-۵-۲۴ روپے۔ مولوی احمد الدین صاحب ۸-۱۰-۶۶ روپے۔ کل ۲-۱۰-۳۹۹ روپے

بن باجوہ صاحب لکھنؤ میں ۲۰ فیصدی کی شرح سے چوبداری شکر آباد میاں اللہ بخش نبی بخش سوداگران السدر رحمہ اللہ بخش محمد روشن صاحبان حصہ لیا۔ بشیر محمد دلوی بخش خدا بخش محمد دین محمد رمضان جلال الدین عبدالمجید صاحبان نے ۳۳ فیصدی کی شرح سے حصہ لیا۔ جے پور کے فاروق میں محمد لطیف صاحب کا وعدہ ۳۳ فیصدی کے حساب سے ہے۔ باقی اجباب کا وعدہ باشرح۔ ایٹ آباد کے فاروق میں ابو احمد صاحب نے یکمشت رقم ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور باقی اجباب کا وعدہ ۲۵ فیصدی کی شرح سے ہے۔ چندوسی کے فاروق میں منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ جنگلی نے اپنی رقم ۲۵ فیصدی کی شرح سے بھیج دی ہے۔ جو داخل ہو چکی ہے۔ کوئٹہ کے فاروق میں محمد عبدالباریک بخش منشی عبدالمجید خاں منشی محمد اسماعیل صاحبان کے وعدے تیس فیصدی کے حساب سے باقی کے اکثر وعدے چھپس فیصدی کی شرح سے۔

مردان کی جماعت سے باجوہ خواص خاں چوبداری نصر الدین مولوی فضل الدین ڈاکٹر عبدالحکیم مولوی معین الدین محمد احسان ڈاکٹر لال محمد صاحبان کے وعدے ۳۰ فیصدی کی شرح سے آئے ہیں۔ راجی برج کی جماعت سے وعدے نہایت باشرح بلکہ شرح سے زیادہ آئے ہیں۔ اور بعد محنت و توجہ نام تیار کیا گیا ہے۔ خاں صاحب نعمت اللہ خاں صاحب کا وعدہ ۲۵ فیصدی کے حساب سے ۲-۱۰-۱۹ روپے کا ہے۔ میر محمد صاحب سیکرٹری میاں فتح محمد صاحب جمہور محمد امجد صاحب و مکہ ۲۰ فیصدی کی شرح سے مستری محمد یعقوب صاحب باجوہ بشیر احمد صاحب منشی غلام حسین صاحب۔ دستری غلام نبی صاحب۔ دلی محمد صاحب قدرت اللہ صاحب کا وعدہ تیس فیصدی کے حساب سے اور باقی اجباب کے وعدے چھپس فیصدی کی شرح سے وعدوں کی کل رقم ۲۲۲ روپے ہے۔ چکوال کی جماعت سے راجہ محمد نواز خاں صاحب سب انسپکٹر بینک تیس فیصدی باقی چھپس فیصدی کی شرح سے۔ ناٹھ سے شیخ قدرت اللہ صاحب کا وعدہ تیس فیصدی سے اور میاں کریم بخش محمد اسماعیل عبداللہ صاحبان کے وعدے بھی تیس فیصدی سے اور شیخ حبیب اللہ صاحب کا وعدہ بھی تیس فیصدی سے ہے۔ سکندر آباد کی جماعت اپنا چندہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ باشرح ماہوار روانہ کرتی ہے۔ اور ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ سے پہلے سکندر آباد کا چندہ داخل فرزند ہوا کرتا ہے۔ تحریک کے جواب میں لبیک کہا۔

بیکہ وعدہ کا اجماع فقہا و کرام کی گواہی ہے۔ چنانچہ ذیل کے وعدے تیس فیصدی کی شرح سے ہیں۔ سید محمد عبداللہ مولوی۔ سید محمد فاضل السدوق۔ عبد الغفور۔ عبد الرحمن کئی۔ مولوی محمد علوی باقی دو سکروں کے وعدے تیس فیصدی کی شرح سے ہیں۔